عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۰ ۔ شمارہ نمبر ۷
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
کی شرعی حیثیت اور اہمیت

ختم نبوت اور ہمارے شاعر

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وجودِ مقدس جب اس کائنات میں جلوہ گر ہوا تو دنیائے کفر و جہالت کی تاریکیاں منہ موڑ کر چل دیں۔

بابری مسجد
واقعات ، حقائق
اور سازش

کامیابی کا راستہ

ہم اپنے رب کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے کیونکہ مسلمان تمام اُمتوں میں افضل اُمت ہے۔ اب یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم مالکِ حقیقی کو خوش کرنے کیلئے اس کے حکموں کو نبی کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق پورا کریں تاکہ ہماری دُنیا بھی بن جائے اور آخرت بھی سنور جائے۔

حلم و درگذر کی
چند نصیحت آموز
مثالیں

اندرونِ سندھ اسلحہ پہنچانے کیلئے
این ایل سی کے ٹرکوں کا استعمال

پنجاب سے کراچی اور حیدرآباد آنے والی تمام بسوں اور ٹرکوں کی تلاشی لی جاتی ہے لیکن این ایل سی ایک سرکاری ادارہ ہے اس لیے ان کی تلاشی نہیں لی جاتی۔

ایک جھوٹا مدعی نبوت

قادیانی پہیلی
تازہ بہ تازہ نو بہ نو

آنجہانی مرزا قادیانی

مرد تھا یا عورت

آپ خود فیصلہ کریں

ناظرین کرام

حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے تمام انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم السلام اور مجددین تشریف لائے۔ تمام کے تمام انسانوں میں سے مرد ہی تھے اور آخر تک دنیا میں پیدا ہونے والے [illegible] مرد ہی ہوں گے اور کسی اللہ کے رسول اور نبی نے آج تک عورت ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ مگر انگریز کے خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی جو نبی ہونے کے مدعی تھے انہوں نے تو صرف عورت ہونے کا دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ عورت کے تمام لوازمات حیض، حمل، درد زہ، بچہ جننے وغیرہ کو بھی اپنے لئے ثابت کیا ہے۔ جیسا کہ ان کے مختصر اور چند حوالہ جات سے خود ان کے دعاوی کا ثبوت ملتا ہے۔

مرزاجی کو حمل ہو گیا

[illegible]

مرزا مریم تھا

[illegible]

مرزاجی کو حیض

[illegible]

مرزا سے خدا کا بیٹا

[illegible]

مرزا کو درد زہ

[illegible]

مرزا کا وضع حمل

[illegible]

مرزاجی کو سزا

[illegible]

زیر اہتمام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان

ٹیلیفون ۳۰۹۷۸

[illegible]

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

۱۳ تا ۱۹ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۹ تا ۲۵ جولائی ۱۹۹۱ء شمسی | جلد نمبر ۱۰ | شمارہ نمبر ۷

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ نعت شریف ــــــــ ۴
۲۔ اندرون سندھ ماحول بیمار کرنے کیلئے این ایل سی کے ٹرکوں کا استعمال ــــــــ ۵
۳۔ مرزا طاہر کی ٹر ــــــــ ۶
۴۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کی شرعی حیثیت ــــــــ ۶
۵۔ علم و درگزر کی چند عبرت آموز مثالیں ــــــــ ۸
۶۔ کامیابی کا راستہ ــــــــ ۱۰
۷۔ ختم نبوت اور ہمارے شاعر ــــــــ ۱۱
۸۔ بابری مسجد حقائق، واقعات اور سازش (قسط نمبر ۱) ــــــــ ۱۴
۹۔ ایک جھوٹا مدعی نبوت ــــــــ ۱۷
۱۰۔ قادیانیوں کو احمدی کہنا کفر ہے (قسط وار) ــــــــ ۱۸
۱۱۔ قادیانی بمبئی، تازہ بہ تازہ نو بہ نو ــــــــ ۲۰
۱۲۔ اخبار ختم نبوت ــــــــ ۲۲
۱۳۔ مسلم ٹاؤن لاہور میں یوم تشکر ــــــــ ۲۳
۱۴۔ حسین احمد گنگانی کی رحلت ــــــــ ۲۴
۱۵۔ تبصرہ کتب ــــــــ ۲۶

پبلشر و پرنٹر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ــ طابع: سید شاہد حسن ــ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ــ مقام اشاعت: ۱۳۰ برنس روڈ کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

(مدظلہم)

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

نعت شریف

جناب اخگر سرحدی

خدا کے بعد محبوبِ خدا ہے
وہ نورِ ابتداء و انتہا ہے

بہر جانب وہی ہے جلوہ فرما
ہر اک لب پر اسی کا تذکرہ ہے

کھلا یہ راز، معراجِ نبی سے
کہ انساں کا کہاں تک ارتقاء ہے

بلایا اپنے روضے پر بلایا - !
یہ میری بے قراری کا صلہ ہے

شرف بخشا مجھے بھی حاضری کا
بلندی پر میرا بخت رسا ہے

وہی ہے بے سہاروں کا سہارا
وہی خیر البشرؐ خیر الوریٰؐ ہے

ترا گنبد مری آنکھوں کی ٹھنڈک
ترا روضہ مرے دل کی ضیا ہے

ترا ہر لفظ ہے تشریحِ قرآں
ترا پیغام، پیغامِ خدا ہے

مرا سرمایہ ہے تیریؐ غلامی
علاوہ اس کے میرے پاس کیا ہے

درِ اقدس پہ پھر ہو حاضری دوں
یہی میری تمنا ہے، دعا ہے

بروزِ حشر مجھ عاصی کو اخگر
نگاہِ مصطفےٰؐ کا آسرا ہے!

اندرونِ سندھ اسلحہ پہنچانے کیلئے این ایل سی کے ٹرکوں کا استعمال

سابق عبوری وزیرِ اعظم جناب غلام مصطفیٰ جتوئی کا ایک گذشتہ دنوں ہماری نظروں سے گذرا تھا۔ اس بیان میں جناب جتوئی صاحب نے کہا تھا کہ اندرون سندھ ڈاکوؤں کے استعمال کے لیے جو اسلحہ پہنچ رہا ہے وہ این ایل سی کے ٹرکوں کے ذریعے پہنچ رہا ہے۔ ان کی رائے سے ہمیں بھی اتفاق ہے واقعی اسلحہ پہنچانے میں این ایل سی کے ٹرک استعمال ہوتے ہیں۔

چونکہ این ایل سی ایک سرکاری ادارہ ہے اس لیے ان کی تلاشی نہیں لی جاتی حالانکہ پنجاب سے کراچی حیدرآباد آنے والی بسوں اور ٹرکوں کی ایک جگہ نہیں بلکہ کئی مقام پر انتہائی سخت تلاشی لی جاتی ہے۔ ہمیں بسوں کے ذریعے کئی مرتبہ سفر کرنے کا اتفاق ہوا ہے لیکن کبھی نہ تو اسلحہ برآمد ہوا اور نہ ہی ہیروئن اور چرس وغیرہ برآمد ہوئی ہے۔ ممکن ہے کبھی ایسا ہوا ہو لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس طریقے سے مسافروں کو بہت زیادہ پریشان کیا جاتا ہے اور تلاشی لینے والے رینجرز یا پولیس کے سپاہیوں کا رویہ بھی انتہائی غیر معقول اور ناشائستہ ہوتا ہے۔ اگر کسی مسافر کی کوئی بات ناگوار گزرے تو اسے ہیروئن چرس یا افیون کے کیس میں دھر لیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ چیزیں خود پولیس والوں کے پاس ہوتی ہیں اور وہ مسافروں کے سر منڈھ دی جاتی ہیں۔ اس لیے تمام مسافر بسوں میں ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی چیز خلاف قانون برآمد ہو۔

اس کے مقابلے میں سرکاری اداروں کی گاڑیاں یہ دھندہ زیادہ کرتی ہیں، خصوصاً این ایل سی کے ٹرک بہت زیادہ بدنام ہیں۔ جناب جتوئی صاحب نے یہ انکشاف کیا ہے ہم ایک یا ڈیڑھ سال پہلے کنری کے حوالے سے یہ دیکھ چکے ہیں کہ این ایل سی کے ٹرکوں کے ذریعے اندرون سندھ اسلحہ پہنچ رہا ہے۔ ہمارے پاس ڈیڑھ قبل کنری سے آئے ہوئے کچھ افراد نے بتایا تھا کہ کنری کے نزدیک جو قادیانیوں کی اسٹیٹس ہیں انہیں این ایل سی کے ٹرکوں کے ذریعے اسلحہ پہنچ رہا ہے اور وہ اسلحہ اندرون سندھ منتقل ہو جاتا ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ کراچی میں این ایل سی کے ٹرکوں کا جو ڈپو ہے اس کا انچارج قادیانی ہے (یہ انکشاف ہم نے ڈیڑھ سال قبل کیا تھا۔ اب بھی وہی ہے یا کوئی اور ہے اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا) اور قادیانی خواہ کسی بھی عہدے پر ہو وہ اپنی جماعت اور اپنے پیشوا کا وفادار ہے۔ ملک کا یا ملک کی حکومت کا وفادار ہرگز نہیں ہو یہ بات قادیانی جماعت کی شرائط بیعت میں شامل ہے۔ اس بات میں بھی کسی شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ قادیانی جماعت اکھنڈ بھارت کی حامی اور مرزا قادیانی کی جائے پیدائش "قادیان" کے حصول بلکہ وہاں جانے کی خواہش مند ہے۔ قادیانیوں کے دوسرے نام نہاد خلیفہ مرزا محمود نے تو اس وصیت کا کتبہ لکھوا کر لگانے کا حکم دیا تھا کہ میری اور میری بیوی کی لاشیں امانتاً دفن ہیں اور جب بھی حالات سازگار ہوں ان دونوں لاشوں کو قادیان منتقل کیا جائے۔ (حالانکہ ان دونوں کی لاشیں جہاں ہیں وہ بہشتی مقبرہ ہے یعنی بقول ان کے جنت ہے وہ جنت میں داخل ہیں تو اس جنت کو چھوڑ کر انہوں نے ہندوؤں اور سکھوں کے درمیان جانے کو کیوں اہمیت دی؟)

ہم پہلے شمارے میں بھی لکھ چکے ہیں اور اس سے قبل بھی ہر حکومت کو دلائل اور ثبوت کے ساتھ یہ بتا چکے ہیں کہ مرزا محمود نے اکھنڈ بھارت کی پیش گوئی کی تھی اور صاف کہا تھا کہ اول تو پاکستان نہ بنے گا اور اگر بن گیا تو ہم دوبارہ کوشش کریں گے کہ یہ دونوں ملک متحد ہو جائیں۔ ہر قادیانی کا اس پر ایمان ہے۔ اور پھر مرزا طاہر نے یہ بیان دیا تھا کہ سندھ میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ یہ بیان دراصل قادیانیوں کے لیے سگنل تھا۔ چنانچہ اس بیان کے بعد ہی سندھ کے حالات بگڑنا شروع ہو گئے۔ بدامنی کا دور دورہ ہو گیا۔ اب حالات یہاں تک پہنچ چکے ہیں کہ پنجاب سے رات کو اندرون سندھ آنے اور جانے والی بسیں کانوائے کی شکل میں پولیس کی زیرِ نگرانی گذرتی ہیں۔ اندرون سندھ سے گذرنے والے ٹرک نہیں بلکہ سندھ میں آباد ہر شہری کی جان اور مال کو خطرہ لاحق ہے۔

آپ کو یہ بات بھی یاد ہوگی کہ چند سال پہلے (مرزا طاہر کے بیان کے بعد) اندرون سندھ مختلف ریلوے اسٹیشنوں پر تخریب کاری کے واقعات ہوئے یہ وہ علاقہ تھا جہاں قادیانی آبادی زیادہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اس تخریب کاری میں بھی قادیانی ملوث تھے۔ سانگی ریلوے اسٹیشن پر ریلوے کا حادثہ ہوا۔ جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں

کے مقامی عملے کے قادیانی ہونے اور اس حادثے میں ان کے ملوث ہونے کا خدشہ ظاہر کیا۔ ہم نے بھی یہی لکھا لیکن اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔

بہرحال جتوئی صاحب کے بیان سے اس بات کی تو تصدیق ہو گئی کہ سندھ میں این ایل سی کے ٹرکوں کے ذریعے اسلحہ پہنچ رہا ہے۔ رہی یہ بات کہ اس میں قادیانی شریک ہیں یا نہیں تو اس سلسلے میں ہم حکومت کو یہی کہیں گے کہ وہ این ایل سی کے تمام ڈپوؤں پر متعین عملے کے بارے میں تحقیقات کرائے اور جو جو قادیانی متعین ہیں ان سے اسلحہ کے بارے میں پوچھ گچھ کی جائے۔ اگر صحیح معنی میں تحقیقات کی جائے گی تو ہماری اس بات کی تصدیق ہو جائے گی کہ اندرون سندھ این ایل سی کے ٹرکوں کے ذریعے جو اسلحہ پہنچ رہا ہے اس میں یقیناً قادیانی ملوث ہیں۔

مرزا طاہر کی بڑیا "نیو ورلڈ آرڈر" کی ایک جھلک ؟

روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۲ جون ۱۹۹۱ء کے مطابق "قادیانیوں کے جگوڑے پیشوا اور دہشت گرد دستے یعنی قادیانی اُمت کے سربراہ مرزا طاہر نے ایک حالیہ انٹرویو میں پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش کو دوبارہ متحد کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ یہ انٹرویو بھارت کے انگریزی جریدہ "مسلم انڈیا" کی گزشتہ اشاعت میں شائع ہوا ہے جس کے مطابق مرزا طاہر کا کہنا ہے کہ !

" پاکستانی انڈین ہیں اسی طرح بنگلہ دیش کے لوگ انڈین ہیں۔ یہ ایک تاریخی، جغرافیائی اور ثقافتی حقیقت ہے تاہم آج کے دور کی سیاسی حقیقت نہیں، یہ صرف ایک سیاسی تقسیم ہے۔ ۱۹۴۷ء میں انڈیا اور پاکستان بن گیا اور ربع صدی میں انڈیا، پاکستان اور بنگلہ دیش بن گیا ہے دونوں تقسیمیں بدقسمتی کی بات تھی کیونکہ دونوں مرتبہ بے پناہ انڈینز کو نقصان اٹھانا پڑا۔ سیاسی غلطی کو درست کیا جا سکتا ہے اور جتنی جلد ممکن ہو سکے اسے درست کر لیا جانا چاہیے۔ انڈیا کا پھر متحد ہونا برصغیر کے ان مسائل کا قدرتی حل ہوگا جو طاعون بنے ہوئے ہیں متحد ہو جانے کے بعد انڈیا میں فرقہ وارانہ کشیدگی ختم ہو کر ہم آہنگی اور ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی اور دیگر مذاہب کے لوگ احترام کے ساتھ ایک دوسرے سے مل کر رہ سکیں ؛

پاکستان اور بھارت کو دوبارہ متحد کرنے کے عزم کا اظہار مرزا طاہر کے آنجہانی باپ مرزا محمود نے بھی پہلے ایک نام نہاد کشف کی بنیاد پر قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد کیا تھا لیکن اب اس کا اعادہ ایسی فضا میں ہوا ہے جب کہ امریکہ کے "نیو ورلڈ آرڈر" نے جنوبی ایشیا اور مشرق وسطی کے بہت سے ممالک کے جغرافیائی مستقبل کو خدشات وشبہات سے دوچار کر رکھا ہے اور لاہور میں متعین امریکی قونصل جنرل رچرڈ کی کے حالیہ دورۂ ربوہ کی درون خانہ کہانیاں محب وطن اور حساس پاکستانیوں کے قلبی اضطراب کو دوچند کیے ہوئے ہیں۔

اس پس منظر میں مرزا طاہر کے مذکورہ انٹرویو کے مضمرات و مقاصد کا سنجیدگی سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے اور ملک کے دینی و سیاسی حلقوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس ضمن میں اپنے موقف اور کردار کا بروقت تعین کریں۔ (بشکریہ الشریعہ، گوجرانوالہ)

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کی شرعی حیثیت اور اہمیت

(ماخذ "درسِ قرآن" مؤلفہ جناب الحاج محمد احمد صاحب، درس نمبر ۷۷، جلد سوم)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۔ سورۃ المائدہ پ ۷

ترجمہ: اور تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہو، اور رسول کی اطاعت کرتے رہو۔ اور احتیاط رکھو، اور اگر اعراض کرو گے تو یہ جان رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا تھا۔

تفسیر و تشریح: گزشتہ آیات میں شراب اور جوئے کے نقصانات بتلا کر ان کی ممانعت کا حکم فرمایا گیا تھا۔ گویا ایک حکم خاص کے امتثال کا امر فرمایا تھا۔ اب آگے مطلقاً تمام احکامات میں اہل اسلام کو اطاعت کرنے کا امر فرمایا جا رہا ہے اور عام تنبیہ فرمائی جا رہی ہے کہ تمام امور کی حلت اور حرمت میں خدا اور رسول کے فرمان کے مطابق عمل کرو ہر قسم کی نافرمانی اور قانون الٰہی کی خلاف ورزی سے بچتے رہو پھر یہ بھی تبلا دیا کہ اگر ایسا نہ کرو گے تو اور خدا اور رسول کے احکام کو نہ مانو گے تو اس میں اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان ہے نہ اس کے رسول کا۔ اطاعت

نا فرمانی سے تمہارا ہی نفع نقصان وابستہ ہے خدا کی کوئی غرض متعلق نہیں ہے نہ اس کے رسولؐ کی اس رسولؐ کا کام صرف علی الاعلان واضح طور پر احکام الٰہی کی تبلیغ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوری طرح پہنچا چکے ہیں۔ اب اگر تم خلاف ورزی کرتے ہو تو نتیجہ خود سوچ لو۔

قرآن پاک میں کھلے ہوئے قانون اور واضح ہدایات کے ساتھ ساتھ اس کے لفظ لفظ میں جو فصاحت و بلاغت اور اسرار و حکمتیں پوشیدہ ہیں اس کا اندازہ کچھ صاحب علم و تقویٰ اور فہم و فراست اور صاحب زبان ہی لگا سکتے ہیں۔

یہاں اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول کے ساتھ واحذروا یعنی احتیاط رکھو، پرہیز رکھو، کا لفظ استعمال فرما کر مومن کی شان کی طرف بھی اشارہ فرمایا کہ مومن کی شان تو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرنا ہی ہے۔ اس کی تو یہ شان ہی نہیں کہ دیدہ دانستہ دلیری اور بے باکی سے اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات کی مخالفت کرے۔ ہاں بشریت کی کمزوری کی بنا پر کبھی تقصیرات ہو سکتی ہیں۔ کبھی خطائیں اور لغزشیں ممکن ہیں اس لیے ہدایت فرمائی کہ غور اور اہتمام سے اللہ اس کے رسولؐ کے احکامات میں تقصیرات اور لغزشوں اور خطاؤں سے بچتے رہنا اس کے بعد یہ بھی متنبہ کر دیا گیا کہ اگر اطاعت سے اعراض کرو گے اور منہ موڑو گے تو یاد رکھو کہ اللہ کے رسولؐ کے ذمہ تو صرف صاف صاف حکم پہنچا دینا تھا۔ سو وہ اس کو بخوبی انجام دے چکے اور تم کو احکام الٰہیہ پہنچا چکے۔ اب تمہارے پاس کسی عذر کی گنجائش نہیں رہی۔ وہ اپنا فرض ادا کر چکے اب آگے ذمہ داری تم پر عائد ہوگی۔ اس آیت میں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

"اور تم تمام احکام میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے رہو اور مخالفت حکم سے احتیاط رکھو اور اگر اطاعت سے اعراض کرو گے تو یہ جان رکھو کہ ہمارے رسولؐ کے ذمہ صرف صاف صاف حکم پہنچا دینا تھا۔"

یہاں آیت میں اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول علیحدہ علیحدہ فرمایا اور کئی جگہ قرآن کریم میں اہل ایمان کو مخاطب کر کے یہ حکم دیا گیا ہے گویا اس حکم میں "اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول" کو "اطیعوا اللّٰہ" سے الگ مستقل جملہ میں ذکر کیا گیا ہے جس کا صاف صاف مطلب یہی ہے کہ اللہ کی اطاعت کی طرح اہل ایمان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی مستقلاً فرض ہے۔ نیز اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کو الگ الگ بیان فرمانے میں اشارہ ہے۔ کلام اللہ اور اسوۂ رسولؐ دونوں کی اطاعت کا اگرچہ حقیقت میں اسوۂ رسولؐ اور کلام اللہ دو مختلف چیزیں نہیں بلکہ ایک ہی چیز ہے اسوۂ احکام قرآنی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کرنے کی ایک صورت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر احکام قرآنی پر عمل کون کر سکتا ہے۔ لہٰذا قرآن مجید اگر حکم الٰہی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اس کی اس کی تعمیل کا بہترین نمونہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف کلام الٰہی کے پہنچا دینے والے تھے۔ بلکہ تعمیل احکام الٰہی کے لیے بہترین نمونہ بھی تھے۔ اور اس طرح مقصد تبلیغ تکمیل کو پہنچ سکتا تھا آپ نے احکام الٰہی پر عمل کر کے دکھلا دیا تاکہ امت اسی نمونہ پر عامل ہو جائے اور اس طرح تبلیغ احکام الٰہی کی تکمیل فرمائی۔

قرآن پاک کے یہ دو جملے اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول یہ ایسے جامع جملے ہیں کہ سارے قرآن پاک کا خلاصہ یہی ہے۔

کروڑ لعل عیسن میں تازہ شمارہ
"ختم نبوت" کراچی
رانا یوسف ایجنڈ رانا احسان نیوز ایجنسی فون ۵۳
بس اڈہ تنگ سے حاصل کریں
نوٹ پرچہ گھر پر پہنچانے کا انتظام بھی ہے

سارے دین و اسلام کا مقصد یہی ہے۔
ساری شریعت اسلامیہ کا نچوڑ یہی ہے
ساری تبلیغ دین کی غرض و غایت یہی ہے
سارے سلوک کی ابتداء اور انتہا یہی ہے۔
سارے تصوف کی منشا اور مدعا یہی ہے

اور صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، آئمہ دین، بزرگان دین، اہل اللہ و صالحین کا یہی مشن رہا کہ اسلام میں احکام الٰہی کو ماننا جس قدر ضروری ہے، اتنا ہی فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرنا بھی لازم ہے۔

ان دو جملوں کو ہم سب بھی یاد رکھیں کہ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول ہماری زندگی کا مقصد بن جائے۔ ہمارا جینا ہو تو اطیعوا اللّٰہ اور واطیعوا الرسول کے ساتھ اور ہمارا مرنا ہو تو اطیعوا اللّٰہ اور اطیعوا الرسول پر ہمارا عمل ہو تو اطیعوا اللّٰہ اور اطیعوا الرسول کے ماتحت ہمارا پیغام ہو تو اطیعوا اللّٰہ اور اطیعوا الرسول۔ ہمارا حال ہو تو اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول۔ اور ہمارا قال ہو تو اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول کا سچا عزم نصیب فرمائیں آمین۔

اب گذشتہ آیات میں جب شراب جوئے کی حرمت کا نازل ہوا تو صحابہ کرامؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے جو بھائی تحریم سے پہلے شراب پیتے رہے اور جوئے کا مال کھاتے رہے اور انتقال کر گئے ان کا کیا حال ہوگا۔ اس پر اگلی آیت نازل ہوئی

دعا کیجئے

حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اور اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں اور اپنے قرآن پاک کی بزرگی اور حرمت کے واسطے ہم سب کو اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول والا ایمان و اسلام نصیب فرمائیں

باقی صفحہ ۲۶ پر

حلم و درگذر کی چند نصیحت آموز مثالیں

ڈاکٹر سید محمد اجتباء ندوی

مسلمانوں نے حلم و بردباری اور عفو و درگذر کے ایسے سبق آموز واقعات چھوڑے ہیں کہ جن کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ انہوں نے اپنی پوری تاریخ میں بڑی فراخدلی اور وسعت قلبی سے دوسری قوموں کے ساتھ برتاؤ کیا اور اپنے حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق سے دل جیتے، انہیں ان کے اسلام، قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ اور احادیث شریفہ کی تعلیم و ہدایت ملی چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے

الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ، وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔

ایسے لوگ جو خرچ کرتے ہیں فراغت میں اور تنگی میں اور غصے کے ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

"پچھاڑ دینے والا طاقتور نہیں، طاقتور اور بہادر تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی زندگی میں اپنے چچا ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل کی ایذا رسانی، ہرزہ گوئی، سب و شتم اور کفار قریش کی جہالتوں اور نادانیوں، طائف کے بنو ثقیف کی دیدہ دلیریوں اور بد اندیشیوں، یہودیوں کے ناپاک عزائم اور ریشہ دوانیوں، اپنوں اور غیروں کی جارحانہ کاروائیوں اور دلآزاریوں پر صبر و تحمل اور عفو و درگذر کا معاملہ فرمایا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کفار مکہ سے مایوس اور دل برداشتہ ہو کر طائف روانہ ہوئے، ہی ساتھ میں ان کے وفادار اور جاں نثار خادم حضرت زید بن حارثہ ہیں، امید ہے کہ بنو ثقیف کی ثروت و وجاہت اور فہم و تدبر انہیں اسلام کی حقیقت پسندی اور قرآن مجید کی سچائی پر ایمان و یقین کرنے پر آمادہ کرلے گا لیکن طائف کے لوگوں کا رد عمل بے حد تکلیف دہ تھا انہوں نے نہ صرف انکار کیا بلکہ شہر کے لڑکوں اور اوباشوں کو پیچھے لگا دیا جنہوں نے سخت سنگ باری کی جس سے جسم مبارک لہولہان ہو گیا، آپ ذہنی اور جسمانی طور پر پریشان اور بے حال ہو کر ایک باغ کے کنارے بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا فرمائی اسی لمحے جبرائیلؑ آئے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا کہ آپ اگر فرمائیں تو یہ دونوں پہاڑ آپس میں ملا کر بنو ثقیف کو ملیا میٹ کر دیا جائے۔ آپ نے فرمایا نہیں، ممکن ہے کہ ان کی نسل سے کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں جو اس دین کے پیرو اور مخلص خادم بنیں۔

پھر فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

"بار الہا میری قوم کو ہدایت دے بیشک یہ لوگ نہیں جانتے:"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی و مدنی زندگی میں اس طرح کے عفو و درگذر کے بے شمار واقعات ہیں، فتح مکہ کے موقع پر وہ کفار قریش جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کے انکار کے ساتھ ساتھ استہزاء و تمسخر اور ایذا رسانی کی انتہا کر دی تھی، وہ آج سرنگوں کھڑے ہیں مگر سراپا رحمت و کرم نے سب کو معاف کر کے ایک ایسی مثال قائم کی کہ جو رہتی دنیا تک روشنی کا مینار اور مشعل راہ بنی رہے گی۔

پیارے اور عزیز چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا قاتل حضرت وحشی ڈرتے کانپتے اسلام قبول کرنے کے لئے سامنے آتے ہیں تو آپ بیعت لینے کے بعد صرف اتنا فرماتے ہیں کہ کوشش کرنا میرا تمہارا سامنا نہ ہونے پائے کیونکہ پیارے چچا یاد آجائیں گے۔ بعد میں صحابہ کرام اور مسلمانوں نے اسی راہ پر چل کر بے مثال نمونے چھوڑے ہیں حق و باطل کے ایک ہولناک معرکے میں شدید جنگ کے دوران حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک کافر نبرد آزما ہوا اور اس نے سخت ترین حملے کئے تاکہ حضرت علیؓ کو شکست دیدے مگر اس کے تمام حملے ناکام ہو گئے آخر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کافر کو زیر کر کے اسے چت کر دیا اور اسے تہ تیغ کرنے جا ہی رہے تھے کہ اس نے چہرہ مبارک پر تھوک دیا اس کی اس مذموم حرکت پر چہرہ سرخ ہو گیا اور غصے سے کانپنے لگے مگر دوسرے ہی لمحہ پر قابو پا کر کافر کو چھوڑ کر کھڑے ہو گئے اور تلوار ہٹا لی، کافر یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہوا اور اس نے دریافت کیا کہ آپ نے اس کے بعد مجھے کیوں چھوڑ دیا اور قتل نہ کیا جبکہ نہ صرف میں آپ سے جنگ کر کے قتل کے درپے تھا بلکہ آپ کے ساتھ ایک انتہائی نازیبا حرکت بھی کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اس وجہ سے میں نے چھوڑ دیا ہے اب تمہارا قتل ذاتی انتقام بن جاتا اور میں خدا کی راہ میں جنگ کر رہا تھا، کافر یہ سن کر بے اختیار اس عظمت کے سامنے سرنگوں ہو گیا اور اسلام قبول کر لیا۔

خلافت بنو امیہ کو ۱۳۲ھ میں زوال آچکا ہے بنو عباس کے سیاہ جھنڈے در و دیوار، گلی کوچہ، شہر، گاؤں میں لہرا رہے ہیں ان کی فوجیں خلافت عباسیہ کی بنا مستحکم کر رہی ہیں اور سپاہی درندے

جن جن کو بنو امیہ کے ایک ایک فرد کو تہ تیغ کر رہے ہیں کسی ایک متنفس کو روئے زمین پر زندہ رکھنا نہیں چاہتے ہیں تاکہ سلطنت کا دعویدار اور بنو امیہ کا کوئی وارث باقی نہ بچے، گماشتے اور پہرہ دار متعین ہو چکے ہیں امویوں کے سروں کی قیمت لگائی جا چکی ہے لوگوں کی بڑی تعداد انعام کے لالچ اور نئے سربراہوں کی خوشنودی کے لئے امویوں کو گرفتار کرتے قتل کرتے یا ان کے بارے میں مخبری کرتے ہیں، اسی دوران خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کے ایک صاحبزادہ امیر ابراہیم عراق کے شہر حیرہ سے کوفہ کی جانب روانہ ہوا اور وہ کوفہ کا گورنر رہ چکا تھا اس کے والد خلیفہ اور دادا عبدالملک بن مروان بنو امیہ کا جلیل القدر اور عظیم الشان اور بڑے رعب و داب اور آن بان کا خلیفہ تھا، اس لئے ابراہیم نے کوفہ کی گورنری بڑے شان اور بڑی آن سے کی تھی، اسے اندیشہ تھا کہ کہیں وہ پہچان نہ لیا جائے اس لئے بھیس بدلا اور چال ڈھال میں بڑی مہارت سے تبدیلی کر لی تھی، وہ کسی طرح عباسیوں سے اپنی جان بچا کر ملک کے کسی دور دراز گوشہ میں جا کر گمنامی کی زندگی گذارنا چاہتا تھا اسے گورنری کے زمانہ کی بعض زیادتیاں ایک ایک کر کے یاد آ رہی تھیں جن میں ہر ایک اس کے قتل کا باعث بن سکتی تھیں، یہی کیا کم تھا کہ وہ اموی خاندان کا ایک فرد تھا وہ چل رہا تھا لیکن ہر حرکت اور ہر آہٹ کو وہ اپنی موت کا پیغام سمجھتا تھا، معاً پیچھے سے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سنائی دی پورا جسم لرز اٹھا اور گویا روح پرواز کر گئی اسے اس وقت ہوش آیا کہ جب ٹاپوں کی آواز غائب ہو چکی تھی اور وہ کوفہ کے ایک شاندار اور عالیشان محل کے صدر دروازے کے سامنے کھڑا تھا اسے نہیں معلوم تھا کہ یہ محل کس کا ہے اور اگر وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے تو کس حادثہ کا شکار ہوگا۔ بہرحال اسے پناہ گاہ چاہئے، موت تو اس کے ارد گرد رقص کر رہی ہے، ہمت کر کے آگے بڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر پھاٹک کو جنبش دیتا ہے وہ کھل جاتا ہے، اندر داخل ہوتے ہی اسے ایک ہال نظر آتا ہے جو ڈرائنگ روم معلوم ہوتا ہے مگر کوئی انسان نظر نہیں آتا وہ دبے پاؤں آگے بڑھ کر ایک کونے میں بیٹھ جاتا ہے ابھی پورے طور پر اطمینان کا سانس بھی نہیں لے پاتا کہ کسی کے قدموں کی آواز سنائی دیتی ہے نظر اٹھاتا ہے تو اس کے سامنے ایک خوب رو شہ سوار، نوجوان، توانا تندرست اور اس کے پیچھے دس نوجوان سب ہتھیاروں سے لیس جیسے جنگ کے لئے روانہ ہو رہے ہوں، امیر ابراہیم نے سوچا کہ یہ نئی حکومت کے مددگار داعیان ہیں اور امویوں کی تلاش میں نکلے ہیں، شہ سوار نے ابراہیم سے پوچھا: آپ کون ہیں اور یہاں کیسے آئے ہیں؟

امیر ابراہیم نے کانپتے ہوئے جواب دیا۔

ایک خوفزدہ بے گھر خدا کے بعد آپ کی پناہ چاہتا ہے

شہ سوار نے پرجوش الفاظ میں کہا، خوش آمدید یہ آپ کا گھر ہے اور آپ میری پناہ میں ہیں، کوئی انسان کسی بھی منصب اور درجہ کا ہو آپ کی جانب انگلی نہیں اٹھا سکتا، اور اس کا ہاتھ تھاما اسے لے کر ایک شاندار اور پرسکون کمرہ میں پہنچایا جس میں ہر آرام اور آسائش کا سامان مہیا تھا شہ سوار نے ایک خادم کو اس کی خدمت پر متعین کیا ابراہیم کو اس محل میں انتہائی آرام اطمینان اور آسائش کے ساتھ ایک برس گذر گیا میزبان اور مہمان دونوں نے ایک دوسرے سے کچھ نہ پوچھا امیر ابراہیم روزانہ صبح کو شہ سوار کو باہر جاتے ہوئے اور مغرب کے بعد واپس آتے ہوئے دیکھتا روزانہ کا یہی معمول تھا ایک روز دونوں ایک ساتھ بیٹھے اپنے اپنے خیالات میں گم تھے کہ اچانک امیر ابراہیم نے شہ سوار سے سوال کیا کہ محترم آقا! میں روزانہ آپ کا ایک ہی معمول دیکھتا ہوں کہ آپ صبح نکلتے ہیں اور شام کو واپس آ جاتے ہیں کیا میں اس کا سبب پوچھ سکتا ہوں؟

شہ سوار نے رنج و غم میں ڈوبی ہوئی مدھم آواز سے جواب دیا میرے عزیز میں تمہیں بتاتا ہوں

میرے والد کوفہ کے معزز، شریف چیدہ اور مقبول ترین لوگوں میں سے تھے، چند حاسدوں اور کینہ پروروں نے ان کی چغلی کھائی، امیر نے غصہ میں آ کر اس کے قتل کا حکم دیدیا میں اسی وقت سے اس کا بدلہ لینے کے لئے نکلتا ہوں مگر ناکام واپس آتا ہوں، ابراہیم نے سوال کیا کہ تمہارے والد کا قاتل کونسا امیر ہے اس نے کہا کہ وہ ابراہیم بن سلیمان بن عبدالملک ہے۔ امیر ابراہیم کی زبان سے غیر شعوری طور پر نکلا

ابراہیم بن سلیمان۔ کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ شہ سوار نے کہا کہ دشواری یہی ہے کہ میں اسے پہچانتا نہیں ہوں اور اپنے اور اپنے والد کے دوستوں اور جاننے والوں سے دریافت کرتا ہوں مگر اب تک سراغ نہیں لگا سکا ابراہیم نے کہا کہ ممکن ہے کہ ابراہیم بن سلیمان کے علاوہ کسی اور امیر نے تمہارے والد کو قتل کیا ہو؟ شہ سوار نے جواب دیا ہرگز نہیں فلاں روز فلاں تاریخ فلاں وقت اور فلاں جگہ پر قتل کیا گیا ہے، سنتے ہی جیسے لگا کہ ابراہیم کے ارد گرد کی زمین میں زلزلہ آ گیا اور اس کا سر چکرا گیا اور گھبرا کر کہا کہ اگر میں سلیمان بن ابراہیم بن سلیمان کی نشاندہی کر دوں؟ شہ سوار نے بے چینی سے کہا تم کو منہ مانگا انعام دوں گا کیا تم جانتے ہو، ہاں اسی طرح جیسے کہ میں اپنے آپ کو پہچانتا ہوں تو پھر آؤ چلو گھوڑے تیار ہیں ابراہیم نے جواب دیا، تمہیں گھر سے نکلنے کی ضرورت نہیں تلوار اٹھاؤ یہ گردن حاضر ہے اور اس کے سامنے اپنی گردن جھکا دی اور کہا کہ میں ہی ابراہیم بن سلیمان بن عبدالملک ہوں، میں نے ہی تمہارے والد کے قتل کا حکم دیا تھا، مجھ سے بدلہ لے لو، شہ سوار حیران و ششدر رہ گیا مگر غصہ سے اس کے پورے جسم میں جیسے آگ لگ گئی۔ تلوار کے قبضہ پر گرفت مضبوط ہو گئی، امیر ابراہیم کی گردن سامنے جھکی ہوئی تھی مگر اسی لمحہ شہ سوار نے ہاتھ سے تلوار پھینک دی اور چیخ پڑا، اور والد کا انتقال ہو چکا ہے مگر اس کی شرافت اور وفاداری زندہ ہے، تم میرے گھر میں اور میری پناہ میں ہو، خدا کی قسم میں بے وفائی نہ کروں گا یہ مال و زر لو اور جہاں چاہو چلے جاؤ تاکہ کسی وقت میرا جوش انتقام مجھے برائی پر آمادہ نہ کر سکے، امیر ابراہیم خاموشی سے پھاٹک کے باہر نکلا، شہ سوار اسے اس وقت تک دیکھتا رہا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گیا۔

ماخوذ از اخبار "الدعوت" عربی

کامیابی کا راستہ

پروفیسر کبیر احمد خانزادہ، نوشہرو فیروزہ

اللہ تعالیٰ کے لاکھوں احسان کہ اس نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا اور سب سے بڑھ کر اس مالک عظیم کا یہ بڑا احسان کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے محبوب ﷺ کی امت میں پیدا کیا اور کلمہ طیبہ کی عظیم دولت سے نوازا۔ ہم اپنے رب کا جتنا بھی شکر کریں وہ کم ہے کیونکہ مسلمان تمام امتوں میں افضل امت ہے اب یہ ہمارا فرض ہے کہ مالک حقیقی کو خوش کرنے کے لیے اس کے حکموں کو نبی اکرم ﷺ کے طریقوں کے مطابق پورا کریں تاکہ ہماری دنیا بھی بن جائے اور آخرت بھی سنور جائے۔

دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے چند باتیں بہت ضروری ہیں۔

اسلام کے ارکان پورے کرنا

جن میں کلمہ طیبہ، نماز اور روزے ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں۔ جن کو اللہ نے مال دیا ہے وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے رہیں پھر مالدار ہونے کی صورت میں حج کریں۔ وقت آنے پر دین کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار رہنا۔

مسلمان کی کامیابی نیک عمل کرنے اور بُرے اعمال سے بچنے میں ہے۔ ان تمام باتوں کا پتہ ہمیں اللہ پاک کی کتاب سے چلے گا جبکہ ہم روزانہ قرآن شریف کی تلاوت پابندی سے کریں گے۔ اللہ کے کلام کو سمجھیں گے اور اس پر عمل کریں گے تو ان شاء اللہ دونوں میں کامیاب ہوں گے۔

قرآن شریف میں صاف اور واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "بیشک مومن کی جان و مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔ ہمارے جسم کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہوں گے۔ اور ہمارا مال بھی اللہ کے حکموں کے مطابق خرچ ہوگا۔ تو پھر ان شاء اللہ دنیا و آخرت دونوں میں سکون و آرام ہوگا۔

آج کے دور میں انسانوں کی اکثریت پریشان نظر آتی ہے کیا ہم نے اس بات پر کبھی غور کیا کہ یہ پریشانی کیا ہے۔ روزی میں برکت نظر نہیں آتی۔ ہر طرف لاقانونیت، تعصب، بغض، کینہ، لڑائی جھگڑے، اغوا، ڈکیتی، قتل و غارت گری خوف و ہراس اور بے اطمینانی کا ماحول۔

تمام برائیوں کے سبب کا ایک جواب ہے۔ اور وہ جواب ہے۔ "دین سے دُوری"

جب تک ریل گاڑی پٹڑی پر چلتی رہے گی وہ بحفاظت اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائے گی اور جہاں گاڑی پٹڑی سے اُتری وہاں نقصان شروع۔

مسلمانوں کی زندگی کی گاڑی کی پٹڑی دین ہے اگر مسلمان بڑوہ ا ر سو فیصد دین پر قائم ہو جائیں تو اللہ کی مدد پھر آسکتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں۔

(۲) جو اللہ کی مدد (دین کی مدد) کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔

(۳) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔

کامیابی کا راستہ تلاش کرنے کے لیے آج ہم اپنے آپ سے کچھ سوال کرتے ہیں؟

(۱) وہ بچے جو اپنے ہاتھ سے کھانا پینا اور بولنا نہیں جانتے ان کے علاوہ گھر کے تمام افراد کیا صبح سورج نکلنے سے پہلے جاگتے ہیں؟

(۲) کیا گھر کے تمام افراد صبح اٹھ کر کلمہ طیبہ پڑھ کر ایمان تازہ کرتے ہیں؟

(۳) کیا گھر کے تمام افراد پانچوں نمازیں پابندی سے پڑھتے ہیں؟

(۴) کیا ہماری کمائی حلال اور پاکیزہ ہے؟

(۵) کیا ہم اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے غریبوں محتاجوں اور ضرورت مندوں کو دیتے ہیں؟

(۶) کیا ہم روزانہ قرآن شریف کی تلاوت کرکے اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں؟

(۷) کیا مرد حضرات اپنی مسجدوں کو آباد کرتے ہیں؟

(۸) کیا ہم کسی بھی طرح دوسروں کو نقصان تو نہیں پہنچاتے؟

(۹) کیا ہم رمضان شریف کے روزے پابندی سے رکھتے ہیں۔؟

(۱۰) کیا ہم شیطانی کاموں سے بچتے ہیں؟

(۱۱) کیا ہم اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پورے کرتے ہیں؟

(۱۲) کیا ہم نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں؟

(۱۳) کیا ہم نے کسی کام کو کرنے سے پہلے اس کے جائز اور ناجائز کے بارے میں سوچا ہے؟

(۱۴) کیا ہمارے ملک میں خوف خدا موجود ہے! اگر ہے تو ہم کتنے فیصد اللہ کے حکموں کو پورا کر رہے ہیں؟

(۱۵) کیا ہم نے زندگی کے مقصد کو سمجھا ہے؟

(۱۶) کیا ہم نے قبر کے عذاب اور دوزخ کی آگ سے بچنے کی تیاری کی ہے؟

(۱۷) کیا ہم روزانہ موت کو یاد کرکے گناہوں سے بچتے ہیں؟

(۱۸) کیا ہم روزانہ اپنے گناہوں سے نادم ہو کر مالک حقیقی کے سامنے روتے ہیں؟

(۱۹) کیا ہم روزانہ اللہ پاک سے خیر کی دعا اور شر سے بچنے کی دعا کرتے ہیں؟

(۲۰) کیا ہمیں قیامت کے دن کا خوف ہے! اس دن کے لیے ہم نے کیا سامان تیار کیا ہے؟

مندرجہ بالا سوالات کی روشنی میں ہم اپنے آپ کا تجزیہ کریں۔ ہم میں جتنی بھی کمی کوتاہیاں ہیں آج تک ہم سے جو بھی گناہ سرزد ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں ان گناہوں کی معافی مانگیں اور آئندہ کے لیے غلط راستہ چھوڑ کر دین کا صحیح راستہ اختیار کریں۔ کیونکہ ہم سب کی دنیا و آخرت کی پوری پوری کامیابی اللہ کے پورے پورے دین پر چلنے میں ہے اور نبی اکرم ﷺ کے طریقوں میں ہے "بس یہی ایک کامیابی کا راستہ ہے!

ختم نبوت اور ہمارے شاعر

پروفیسر ملک حیدر میانوالی

تخلیق آدم سے ہی آسمان نبوت پر نجوم نبوت کی جگمگاہٹ شروع ہو گئی اور ظلمات کفر کے سمندر میں طوفانی کیفیت کا سماں نظر آنے لگا۔ نبوت کا ہر ستارہ کفر کا راستہ موڑنے اور انسانیت کو صراط مستقیم پر گامزن کرنے کا کردار ادا کرنے لگا۔ کہ یکایک ربنا وابعث فیھم رسولا کی ایک اخلاص بھری صدا آسمان کی طرف اٹھی اور شرف قبولیت حاصل کرکے نبوت کے فلک پر سورج بن کر نظر آئی۔

ع فانہ شمس فضل ھم کواکبھا
یظھرن انوار ھا للناس فی الظلم

سرور کائنات مفخر موجودات علیہ الصلوۃ والتسلیمات کا وجود مقدس جب اس کائنات میں جلوہ گر ہوا تو دنیا کفر و جہالت کی تاریکیوں میں غرق ہو چکی تھی فضیلت کے اس سورج کی نمود سے تاریکیاں منہ موڑ کر چل دیں توحید کا اجالا ایسا ہوا کہ مکہ سے مشرکین کا اور جزیرہ عرب سے یہود کا دیس نکالا ہوا۔ بت توڑ دیئے گئے۔ اور شرک کے اڈے برباد ہوئے۔ خانہ خدا بتوں کی آلائش سے پاک ہوا اور بیت المقدس میں اشرف الانبیاء کو امام الانبیاء بنا کر کھڑا کر دیا گیا۔

امام رسل پیشوائے سبیل
امین خدا مھبط جبرائیل
شفیع الوریٰ خواجہ بعث و نشر
امام الھدیٰ صدر دیوان حشر

جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب ذوالجلال نے پوری دنیا کے لئے رسول بنا کر بھیجا تاکہ قیامت تک آنے والے انسانوں کی رہبری کا شرف حاصل ہو آپ کی اس عظمت کا اعلان " وارسلنٰک للناس رسولا " سے کیا اس انسان کامل نے اپنی اس برتری کے بارے میں بتلایا کہ یہ فقط دنیا تک محدود نہیں آخرت میں بھی اس شرافت و عظمت کا پیکر میں ہی ہوں " میں روز قیامت لوگوں کا سردار ہوں گا "

(بخاری شریف)

برنارڈ شا نے ایک دفعہ کہا تھا " اگر ساری دنیا ایک قائد کے تحت متحد ہو جائے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم مختلف عقائد، نظریات اور خیالات کے حامی مختلف قوموں کی رہنمائی کے لئے انتہائی موزوں شخص ہوتے "؟

ظفر علی خان نے خوب کہا۔

ع ختم ہو گیا انسان کامل کا لقب
لا نہیں سکتے زمین و آسمان تیرا عدیل

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قصر نبوت مکمل ہو گیا۔ اور وہ دین جس کا ظہور اقرا کے لفظ سے غار حرا سے ہوا تھا۔ آپ پر حجۃ الوداع عرفہ کے دن الیوم اکملت کے الفاظ سے تکمیل کے مراحل کو پہنچا یہود چلا اٹھے کہ اگر یہ آیت ہمارے اوپر نازل ہوتی تو ہم عید مناتے حضرت عمر نے جواب دیا کہ یہ آیت جمعہ کے دن نو ذی الحجہ کو بہت بڑے اجتماع میں نازل ہوئے اور وہ ہمارا یوم عید تھا اس آیت کا نزول ختم نبوت کی بہت بڑی دلیل ہے بقول ظفر علی خان

ع جب محمد کو ملا پیغام اکملت مکم
گل ہمیشہ کیلئے شمع نبوت ہو گئی۔

اور ظفر علی خان ہی نے بعض اور اشعار میں اس چیز کو یوں بیان کیا ہے۔

ع محمد مصطفےٰ گنج سعادت کے امیں تم ہو
شفیع المذنبین ہو رحمۃ للعالمین تم ہو
ہو تکمیل دیں تم سے کہ ختم المرسلیں تم ہو
رسالت ہے اگر انگشتری اس کے نگیں تم ہو

انسان اس دنیا میں خدا کا نائب ہے جس کا مقصد تخلیق عبادت خداوندی ہے مگر دنیا کی چہل پہل اور رونق جب اسے اپنی جانب کھینچتی ہے تو نیابت و عبادت کو بھول جاتا ہے اسلام کے اولین متوالے جنہوں نے صحیح نیابت کے فرائض انجام دیئے اور رضوان خداوندی کو قرآنی سند کے ساتھ حاصل کیا بعد والوں کے لئے ایک نمونہ بنے مگر آہستہ آہستہ ان کی رہبری سے اہل اسلام نے فائدہ اٹھانا ترک کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے نظریاتی، سیاسی اور معاشرتی و عملی ہر لحاظ سے اسلام سے دور ہوتے گئے۔ اور شیطانی جال میں پھنس کر بداعمال، بدکردار، بداخلاق بن کر صفحہ ہستی پر نمودار ہوئے مولانا الطاف حسین حالی نے بڑے لطف کی بات کہی ہے۔

ع نبوت نہ گر ختم ہوتی عرب پر
کوئی ہم پر مبعوث ہوتا پیمبر
تو ہے جیسے مذکور قرآن کے اندر
ضلالات یہود اور نصاریٰ کی اکثر
یوں ہی جو کتاب اس پیمبر پہ آتی
وہ گمراہیاں سب ہماری جتاتی

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خصوصیات میں اس خصوصیت کو بیان فرمایا ہے کہ ختم بی النبیون (سلسلہ نبوت مجھ پر ختم کر دیا گیا) مگر دنیا میں اجالے کے ساتھ تاریکی، محبت کے ساتھ عداوت اور سچ کے ساتھ جھوٹ کا وجود بھی پایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے خدا کے لاڈلے پیغمبر کے فرمان کے باوجود جھوٹے پیغمبروں کا ظہور ہوا مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اور غلام احمد قادیانی جیسے منحوس انسان بزم اسلام کی قندیلیں بجھانے کے لئے آگے بڑھے مگر خود سیاہی اور تاریکی کے لحافوں میں لپیٹ کر رکھ دیئے گئے۔

ع منکر ختم نبوت کے مقدر میں ہے درج
ذلت و خواری و رسوائی الی یوم التناد

جھوٹی نبوت کے علمبرداروں کا وجود ایک عظیم فتنہ تھا جس کو جڑ سے اکھاڑنا امت محمدیہ پر لازم تھا مگر اس کے اکھڑنے کے باوجود ان دجالوں اور کذابوں کی افسانہ طرازیاں باقی رہ گئیں سیدھا سادھا

شاہد کا کہنا ہے۔

ع حضور آپ کی امت پہ وقت نازک ہے
ہر ایک سمت ہے فتنوں کی حشر آسائی
کہیں ہے آپ کی سنت نشانۂ تضحیک
کہیں نبوت کاذبہ کی ہے فسوں زائی

حالانکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ظلی یا بروزی نبی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدائے بزرگ و برتر نے اپنے قرآن میں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرمان میں ختم نبوت کا اعلان فرما کر جھوٹے نبیوں کو باطل قرار دے دیا تھا۔

ع نبی کے بعد نبوت کا ادعا ہو جسے
ہر ایسے بطل خرافات سے خدا کی پناہ

صدیق اکبرؓ کے زمانہ میں نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کے فتنہ کو جس طرح دبایا گیا اور مدعیانِ نبوت کی جس طرح سرکوبی کی گئی۔ اس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ ہر مسلمان کو صدیق اکبرؓ کا کردار (R L O E) ادا کرنا چاہیے اور دینِ حقہ کی حمایت کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہیے۔

تیغ بران بہر ہر زندیق باش
اے مسلمان پیرو صدیق باش
لا نبی بعدی ست فرمان نبی
تو بگلشن صاحب تصدیق باش

صدیق اکبر اٹھ گئے مگر ان کے عشاق باقی ہیں زمانے بدلتے رہتے ہیں اور جھوٹ بھی اپنی شکلیں بدلتا رہتا ہے دورِ حاضر میں نبوت کے مدعی کا طور طریق پہلے مدعیان کی ایک سلسلہ وار کڑی ہے جس کی طرف خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ میرے بعد تیس دجال کذاب آئیں گے۔ دورِ حاضر کے دجال کی دجالیت کا خاتمہ کرنے کے لئے ایک صدیق اکبرؓ جیسے پرعزم عاشق رسول انسان کی ضرورت ہے تاکہ فتنہ قادیانیت پوری طرح دب جائے اور افق عالم پر اس کا نشان تک باقی نہ رہے۔

ع ایک حقیقت کی ضرورت ہے فسانے کیلئے
ایک صدیق کی حاجت ہے زمانے کیلئے

عہد صدیقی کی طرح مسلمان جب تک ایک دوسرے کے ساتھ متفق و متحد نہ ہو جائیں گے ان کی انفرادی کوششیں رائیگاں جائیں گی جب اہل اسلام ایک مضبوط رسی کی شکل میں اتحاد کا مظاہرہ نقشِ عالم پر کریں گے تو عیسائیت بھی دب جائے گی اور یہودیت بھی۔ قادیانیت کا دائرہ تنگ ہو جائے گا۔ اور اسلام کا بول بالا ہو گا۔

ع پرچم جہاں بلند ہے عیسٰی کا آج کل
جھنڈا وہاں جلالِ محمد کا گاڑ دے

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مقدسہ سے دور عیسوی انتہا کو پہنچا مذہب اسلام کا دور شروع ہوا جو خدا کا آخری دین ہے آخری کتاب آئی آخری پیغمبر آیا اور سلسلۂ نبوت انتہا کو پہنچ گیا۔ حجت الٰہی قائم ہوئی اور تکمیل دین کے مراحل انجام پذیر ہوئے۔

ع آدم کی نسل پر ہوئی حجت خدا کی ختم
دنیا میں آج دین کی تکمیل ہو گئی
اپنا جواب آپ تھی جو آخری دلیل
افلاک پر حوالۂ جبریل ہو گئی
دنیا کی محفلوں کے دیئے سارے بجھ گئے
روشن جب اس کی بزم کی قندیل ہو گئی

مجاہد ختم نبوت سید عطاء اللہ شاہ بخاری جو قادیانی فتنہ کے لئے ہر وقت سر بکف تھے اور جن کا ہر ہر سانس اور ہر ہر قدم ختم نبوت کے لئے اٹھتا تھا جن کی خطیبانہ سرگرمیوں کو ظفر علی خاں نے ایک فقرے میں سمو دیا ہے۔

ع بلبل چہک رہا ہے ریاضِ رسول میں

۱۹۵۰ء میں ایک خطبہ میں فرمایا "ختم نبوت کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے جو شخص بھی اس رداء کو چوری کرے گا، جی نہیں چوری کا حوصلہ کرے گا میں اس کے گریبان کی دھجیاں پھاڑ دوں گا میں میاں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شاہ جی میاں کہا کرتے تھے) کے سوا کسی کا نہیں۔ نہ اپنا نہ پرایا، میں انہی کا ہوں وہ میرے ہیں جس کے حسن و جمال کو خود ربِ ذوالجلال نے تسمیں کھا کھا کر آراستہ کیا ہو۔ ان کے حسن و جمال پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور ان پر جو ان کا نام تو لیتے ہیں لیکن سارقوں کی خیرہ چشمی کا تماشا دیکھتے ہیں" (عبد الرشید ارشد، بیس بڑے مسلمان، لاہور۔ ص ۸۸۸) اکتوبر ۱۹۳۴ء میں آپ نے قادیان کانفرنس سے خطاب کیا اور ساری رات آپ نے تقریر کرتے ہوئے اور لوگوں نے سنتے ہوئے گزار دی اس مرد جلیل نے اپنے فارسی اشعار میں اہل پنجاب کو ذرنگیوں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو پنجاب میں بسانے کا شکوہ کیا ہے فرماتے ہیں۔

ع چہ پنجاب آں فرنگی را معتکر
معسکر را غلام احمد ہمیبر
ضلالت را پیمبر بہت پنجاب

ARFI JEWELLERS عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH.6645236
ممتاز زیورات ۔ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34.MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

فرنگی را متفکر ہیبت پنجاب
نفساتش کفر ریز و کفر بیزاست
بہ آئین الٰہی دستیزاست

ات کی اعلیٰ ترین ہستی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہیں قرآن ورفعنا لک ذکرک سے مخاطب کرتا ہے اور خود آپ کے ارشادات بھی آپ کی تمام جہان مخلوق پر اولیت کے شاہد ہیں چنانچہ مرتبہ اور شان کے اعتبار سے آپ سب انبیاء، ملائکہ اور جن وانس پر فوقیت رکھتے ہیں اس اعتبار سے آپ اول کائنات ہیں اور اس اعتبار سے بھی آپ اول ہیں کہ اللہ نے سب سے پہلے آپ کے نور کو پیدا کیا۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی اس کا معنی یوں بیان کرتے ہیں حاصل یہ ہوا کہ روح محمدی کو تمام مخلوق کی ارواح سے قبل اور سب سے اول پیدا کیا گیا مرتبہ روح کے اعتبار سے اول ہونے کے باوجود آپ کا وجود مقدس سب انبیاء کے بعد منصۂ ہستی پر ظہور پذیر ہوا اس حقیقت کو مظفر وارثی پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

قدم نشان قدم سے بالا وجود اس کا عدم سے بالا
جو اول کائنات ہو کر بھی آخری ہے وہی نبی ہے
(نور ازل مطبوعہ لاہور ص۲۱)

علامہ اقبال فرماتے ہیں

ع وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

مولانا اسماعیل شہید دہلوی فرماتے ہیں۔

ع ہے اول ہی پیدا ہوا ان کا نور
پہ ظاہر کیا گو کہ آخر ظہور
کہ جب سب سے اکمل وہ انسان ہوا
تو بے شک وہ تصویر رحمان ہوا

حدیث میں آیا ہے کہ خلق اللہ آدم علی صورتہ (مشکوٰۃ) یعنی اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ اس کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ جیسی صورت اللہ نے آدم کی بنانا چاہی اپنے کرم و قدرت سے ویسی بنائی جیسے فرمایا لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم (ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا) دوسرا مطلب یہ ہے کہ انسان خدا کی صفات کا مظہر ہے اور جتنا کامل انسان ہوگا اتنا اخلاق الٰہی سے متصف اور صفات خداوندی سے بہرہ ور ہوگا۔ اس توجیہ کے مطابق سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نہیں اس لیے حضرت مولانا اسمٰعیل نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تصویر رحمٰن کہا ۔ واللہ اعلم

ع پیش از ہمہ شاہان غیور آمدہ
ہر چند کہ آخر بظہور آمدہ
اے ختم رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا کے آخری پیغمبرؐ کی بشارت دی جسے قرآن نے بھی ظاہر کیا اور انجیل نے بھی۔ "وہ فاران کی چوٹیوں پر ظاہر ہوا اس کے ساتھ دس ہزار قدسیوں کا لشکر ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک آتشیں شریعت ہے" (مذاہب عالم کا تقابلی جائزہ)

مظفر وارثی اس حقیقت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

ع خدا کا وہ آخری پیمبر
کھڑا ہے فاران کی چوٹیوں پر
وہ دین اسلام لے کے آیا
خدا کا پیغام لے کے آیا
(ایضاً ص ۶۶)

نبوت اللہ تعالیٰ کی دین ہے جس کو چاہے اس سے سرفراز فرمائے۔ تقدیر الٰہی میں جن بندگان خدا کا نبوت کے منصب پر فائز ہونا مقدر ہو چکا تھا اللہ نے انہیں اپنے اپنے زمانہ میں اہل عالم کی ہدایت کے لیے چنا اور بھیجا لیکن تقدیر میں خاتم النبیین

باقی صفحہ ۱۲ پر

جبار کارپٹس
ڈیلرز
قائد آباد کارپٹ • مون لائٹ • بلال کارپٹ •
یونائیٹڈ کارپٹ • ڈیکورا کارپٹ • اولمپیا کارپٹ
مساجد کیلئے خاص رعائت
۳۔ این آر ایونیو نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6646888 6646655

بابری مسجد

واقعات — حقائق اور سازش

تعمیر بابری مسجد شہنشاہ بابر کے دور حکومت میں ان کی ایماء پران کے وزیر میر محمد باقی نے ۱۵۲۸ء بمطابق ۹۲۳ھ میں تعمیر کروائی تھی۔ یہ مسجد اجودھیا ضلع فیض آباد میں خالی جگہ پر تعمیر کی گئی تھی۔ وہاں پہلے سے کوئی مندر یا اس کے آثار نہیں تھے اور ۱۸۸۵ء تک وہاں کسی ہندو نے بھی اس کے مندر ہونے کی بات کی تھی۔

چبوترہ ۱۸۸۵ء میں مہنت رگھوناتھ داس نے بابری مسجد کے سامنے ایک چبوترہ کے بارے میں وہاں مندر بنانے کے لئے عدالت میں دعویٰ دائر کیا تھا جس میں اس کو ناکامی ہوئی۔ کیونکہ اپیل کی عدالتوں تک وہ ہار گیا۔ اسی چبوترہ کو اس دعویٰ میں رام جنم استھان کہا گیا تھا۔

جامع مسجد ۲۲ر دسمبر ۱۹۴۹ء تک بابری مسجد میں باقاعدہ باجماعت نماز ہوا کرتی تھی مسجد میں مستقل ایک مؤذن اور ایک امام تھا۔ اور جمعہ کے دن جامع مسجد کے طور پر تمام مسلمان نماز پڑھتے تھے۔ مسجد مذکور میں دو مواضعات وقف ہیں جن کی آمدنی مسجد کے مصارف پورا کرتی تھی۔

وقف جائداد اس وقف کا نمبر ۲۶ ہے خانۂ واقف میں شہنشاہ بابر و نواب سعادت علی خان متولی جواد حسین ساکن موضع شہنواں ڈاکخانہ درشن نگر فیض آباد اور جائداد کی تفصیل حقیت آراضی مواضعات بھوران پور۔ شولاپور۔ تحصیل وضلع فیض آباد درج ہے۔ اور رجسٹر زیر دفعہ ۳۷ میں وقف ہذا کے متولی جواد حسین ساکن موضع شہنواں ڈاکخانہ درشن نگر ضلع فیض آباد جائیداد کی تفصیل عمارت مسجد بابری معہ آراضی واقع مواضعات بھوران پور اشولاپور تحصیل وضلع فیض آباد درج ہے۔

مورتی کا جنم دن ۲۲/۲۳ر دسمبر ۱۹۴۹ء کی درمیانی شب میں فیض آباد کے ضلع مجسٹریٹ کے۔ کے نیتر کی جانبداری اور اشارے پر ہنومان گڑھی کے مہنت ابھے رام داس اپنے چیلوں کے ساتھ مسجد میں دیوار پھاند کر گھس گئے اور مسجد کے اندر درمیانی گنبد کے نیچے مورتیاں رکھدیں اور پنڈتوں کی زبان میں رام جی نے اس جگہ جنم لیا۔ صبح جب مسلمانوں کو اس غیر قانونی واقعہ کا علم ہوا تو مورتیوں کو مسجد سے ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ بابری مسجد کی حفاظت کے لئے موجود پولیس انسپکٹر کے بیان میں بھی یہی بات کہی گئی ہے۔ اور اکشے برہمچاری نے بھی مرکزی حکومت کو اس شکایت پر میمورنڈم دیا ہے۔

بے چینی کا علاج مسلمانوں کے اضطراب و بے چینی کو دیکھتے ہوئے اس وقت کے سٹی مجسٹریٹ نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۴۹ء کو شہر فیض آباد اور اجودھیا میں دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کا نفاذ کردیا۔

سازش کی تکمیل ۲۳ر دسمبر ۱۹۴۹ء کو ہی ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ نے ضلع مجسٹریٹ کے۔ کے نیتر کے اشارے پر۔ جو کہ سازش میں پہلے سے شریک بلکہ لیڈر تھا ۱۴۵ ضابطہ فوجداری کے تحت بابری مسجد کو قرق کر لیا۔

سرکار کی جانبداری بابری مسجد میں ۲۳ر دسمبر ۱۹۴۹ء سے آجتک بدستور مورتیاں رکھی ہوئی ہیں اور چند پجاریوں کو عدالتی طور پر ۱۶ر جنوری ۱۹۵۰ء سے پوجا کرنے کی اجازت بھی حاصل ہے۔ تالا کھلنے سے پہلے ایک دروازے سے جو نسبتاً چھوٹا ہے ایک دو پجاریوں کو اندر جانے کی اجازت بھی تھی۔

قرقی کا فائدہ صحن مسجد میں اتر جانب دوران مقدمہ پنڈتوں نے پائپ لگوالیا ہے۔ اور صحن مسجد کے بیرونی احاطہ میں سیاہ وسفید سنگ مرمر کا جدید فرش بنوالیا ہے۔ جس کو ہندو بطور مطاف استعمال کرنے لگے ہیں۔ دکن جانب دو جدید مندر تعمیر کرلئے گئے۔ بیچ کے گنبد پر جھنڈا لگا دیا گیا اور گیٹ کے اوپر رام جنم بھومی مندر لکھدیا گیا ہے۔ اس طرح پولیس کی ڈیوٹی اور دفعہ ۱۴۵ کے باوجود مسجد میں کافی ردو بدل کیا جاتا رہا ہے۔ مگر کانگریس کا سیکولرزم کبھی نہیں شرمایا نہ کسی کانگریس کو اس پر بے چینی ہوئی اگر کسی زندہ دل نے آہ کی بھی تو اسے سرد خانے میں ڈال دیا گیا۔

ٹال مٹول پہلے رسیور پریا دت رام اٹھارہ سال تک رسیور رہے ان کے انتقال کے بعد سٹی مجسٹریٹ نے شری کے کے رام ورما آنریری مجسٹریٹ کو دوسرا رسیور مقرر کیا ۱۹۶۷ء میں محمد ہاشم انصاری ساکن اجودھیا کی شکایت پر کہ رسیور کے رام ورما کی موجودگی میں مسجد بابری میں مذکورہ بالا ردو بدل کی جارہی ہے۔ شکایت کو درست سمجھتے ہوئے سول جج نے کے ورما کو رسیور کے عہدہ سے ہٹائے جانے کا حکم صادر کر دیا۔ اور محمد ہاشم انصاری کے نامزد ہی اکھاڑا کے دیئے ہوئے نام مدن موہن دوبے کو رسیور مقرر کیا۔ مس رام لکھن سرن نے سول جج کے اس حکم کے خلاف عدالت عالیہ لکھنؤ بینچ میں رویژن دائر کرکے اسٹے حاصل کرلیا۔ جو ابھی تک زیر سماعت ہے اور مقدمہ کو طول دینے کی پالیس برابر جاری ہے۔

پنڈتوں کا حوصلہ ۱۶ر جنوری ۱۹۵۰ء میں گوپال سنگھ نے ظہور احمد

حاجی محمد فائق۔ حاجی پھیکو احمد حسین عرف اچھن۔ محمد سمیع۔ ایس۔ پی۔ ڈی۔ ایم۔ سٹی مجسٹریٹ اور سرکار اترپردیش کو پارٹی بنا کر اس امر کا مقدمہ دائر کیا کہ بابری مسجد رام چندر جی کی جنم بھومی ہے یاد رہے کہ ۱۸۸۵ء میں مہنت رگھوناتھ داس نے مسجد کے باہر چبوترہ کو جنم استھان کہا تھا۔ اور اس پر مندر تعمیر کرنے کی اجازت چاہی تھی۔ اور اس دعوٰی میں جو چوحدی دی گئی تھی اس میں بابری مسجد کو مسجد کہا گیا تھا۔

قانونی تیاری

چونکہ مقدمہ بلانوٹس تھا اس لئے امکان تھا کہ خارج ہو جائے اس لئے گوپال سنگھ کی جانب سے ڈھائی ماہ کی لمبی تاریخ لے کر پریم ہنس رام چندر داس نے ایک دوسرا مقدمہ دائر کیا۔ کچھ نقائص اور خامیوں کے باعث جب مسجد کو رام جنم بھومی کہنے والوں کو یہ مقدمہ بھی خراب ہونے کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے ایک اور مقدمہ نرموہی اکھاڑا بنام ظہور احمد وغیرہ دائر کیا۔

مسجد کا اقرار

اترپردیش سرکار کی طرف سے ۱۹۵۲ء میں ڈی ایم فیض آباد نے جواب دعوٰی لگایا ہے اس میں اس مسجد کو بابری مسجد تسلیم کیا ہے اور اس میں مورتی رکھنے کے واقعات کی شکایت کی ہے اور اسے رام جنم بھومی تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔

(جواب کا نمبر ۱۲ و ۱۳)۔

کامیابی کا راستہ

جب بابری مسجد کے سابق رسیور کے خلاف باقی ہندوؤں نے الہ آباد ہائی کورٹ لکھنؤ بنچ میں ایک رٹ داخل کیا تو مقدمات کی فائلیں ہائی کورٹ میں طلب کر لی گئیں۔ خاص طور سے لیڈنگ کیس کی فائل طلب ہوئی اور فیض آباد کی عدالت میں کارروائی رک گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ ۱۹۷۴ء سے اب تک عدالت دیوانی میں زیر غور مقدمات میں کوئی تاریخ نہیں لگی ہے۔ اور نہ ہی لکھنؤ ہائی کورٹ میں اس پہ تاریخ لگائی گئی۔ حد تو یہ ہے کہ کچھ ججوں نے اس مقدمہ کو اپنے اجلاس میں پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جس کی وجہ سے مقدمہ تعطل کا شکار رہا۔

پنڈتوں کی منصوبہ بندی

وشو ہندو پریشد۔ رام جنم بھومی مکتی یگیہ سمیتی اور دیگر فرقہ پرست تنظیموں اور افراد کی طرف سے ۲۵ ستمبر ۱۹۸۴ء کو سیتا مڑھی بہار سے رام جانکی رتھ یاترا کا انتظام کیا گیا۔ ۲۵ ہزار ہندوؤں نے سرجو ندی کا پانی ہاتھ میں لے کر رام جنم بھومی مکتی (آزاد کرانے) کے نام پر بابری مسجد پر مکمل قبضہ کرنے کی قسم کھائی۔ اس سنکلپ سمارو (تجدید عہد کی تقریب) میں بڑے بڑے ہندو سنت مہاسنت نے شرکت کی۔ یہ رتھ یاترا ۱۴ اکتوبر کو اجودھیا پہنچی۔ اور بیگم حضرت محل پارک میں جلسہ عام کیا۔ اور بابری مسجد کو ہندوؤں کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا۔ اور مسلمانوں کے خلاف زہر افشانی کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی مگر اترپردیش سرکار کے کان پہ جوں نہیں رینگی۔

ابھی پچھلے مہینے میں ان تنظیموں کی طرف سے حکومت کو الٹی میٹم دیا گیا تھا کہ ۹ مارچ ۱۹۸۶ء تک اگر بابری مسجد کا تالا نہ کھلا تو ہنس رام چندر داس ۹ مارچ کو خود سوزی کریں گے۔ اور ان کے ساتھ کچھ ہندوؤں نے بھی خود سوزی کا اعلان کیا۔ اسی درمیان وشو ہندو پریشد اور متھرا و بنارس کے دھرم اچاریوں کی طرف سے اعلان ہوا کہ صرف تالا کھولنا کافی نہیں ہوگا۔ بلکہ جب تک بنارس کے جگت گرو راما نند داس کے حوالے بابری مسجد نہ کر دی جائے اور اس جگہ پر آٹھ کروڑ کی لاگت سے ایک بڑا مندر بنانے کی اجازت نہ دی جائے گی ہم مطمئن نہیں رہیں گے۔

قانونی ڈرامہ

سوچی سمجھی اسکیم اور موجودہ کانگریس وزیر اعلیٰ اترپردیش کے وعدوں کے مطابق ۲۵ جنوری ۱۹۸۶ء کو امیش چندر پانڈے نے منصف صدر فیض آباد کے یہاں ایک درخواست دی کہ ضلع انتظامیہ کو عدالت حکم دے کہ وہ بابری مسجد کا تالا کھول دے جس سے کہ ان کے اور دیگر ہندوؤں کی پوجا اور درشن میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ اس درخواست میں مسلمانوں کو فریق نہیں بنایا گیا۔ صرف ضلع انتظامیہ اور صوبائی حکومت کو فریق بنایا گیا۔ منصف صدر فیض آباد نے ۲۸ جنوری ۱۹۸۶ء کو اس درخواست پر کہا کہ چونکہ مقدمہ کی اصل فائل ہائی کورٹ میں ہے۔ اس لئے اس درخواست پر کوئی شنوائی فوراً نہیں ہو سکتی۔ اس حکم کے خلاف ۳۰ ہی جنوری ۱۹۸۶ء کو ضلع جج فیض آباد کے یہاں اپیل امیش چندر پانڈے نے دائر کیا۔ اور اس اپیل پر فوراً ضلع جج نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فیض آباد و ایس ایس پی فیض آباد کو طلب کر کے بیان لیا اور دیوانی کے سرکاری وکیل کی بحث سنی۔ حالانکہ اپیل کی سماعت میں اس قسم کے بیانات نہیں ہوتے ہاں سازش ہو تو سب جائز ہے۔

دوسری عجیب بات یہ ہے کہ ڈی ایم فیض آباد نے ۱۹۵۲ء کے بیان حلفی میں جسے مسجد کہا تھا آج ۱۹۸۶ء میں اس بابری مسجد کو رام جنم بھومی کہتا ہے حالانکہ اسی عہدیدار نے کل بابری مسجد تسلیم کیا تھا اسے یاد نہیں رہا کہ میں صریح جھوٹ بول رہا ہوں یا اسے خوف نہیں تھا کہ میرا کچھ بگڑ سکتا ہے۔

عدلیہ اور انتظامیہ بے نقاب

چونکہ مسلمانوں کو اس مقدمہ میں فریق نہیں بنایا گیا تھا اس لئے مسلمانوں کو کوئی معلومات نہیں تھی لیکن کچہری میں موجود مسلمان وکیلوں کو جب اس کی جانکاری یکم فروری ۱۹۸۶ء کو ہوئی تو مسلمانوں کو اس مقدمہ میں فریق بنائے جانے کی درخواست دی گئی اور پچھلے مقدمات میں جو مسلمان فریق تھے ان کی طرف سے بھی درخواست دی گئی کہ مسلمانوں کو مقدمہ میں فریق بنایا جائے اور بغیر اس کو سنے ہوئے مقدمہ میں کوئی فیصلہ نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ معاملہ مسلمانوں کی عبادت گاہ کا ہے لیکن چونکہ حکومت ضلع انتظامیہ سرکاری وکیل۔ دیوانی عدالت۔ سب کی ملی بھگت اور سازش پہلے ہی سے تھی اس لئے مسلمانوں کی فریق بننے کی درخواست خارج کر دی گئی اور ان کی بحث تک نہیں سنی گئی اور ضلع جج نے اپیل منظور کر کے ضلع انتظامیہ کو یہ حکم دیا کہ بابری مسجد کا تالا فوراً ہی کھول دیا جائے اور ان کے حکم کے مطابق یکم فروری ۱۹۸۶ء کو فوراً ہی شام ۵ بج کر ۱۹ منٹ پہ بابری مسجد کا تالا ہندوؤں کی پوجا کے لئے کھول دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس واقعہ کا سب سے اہم پہلو یہ بھی ہے کہ یکم فروری ۸۶ء کو کانگریس سرکار کا چیف منسٹر بیر بہادر سنگھ خود فیض آباد میں موجود تھا اور دو ہفتوں کے اندر کئی بار آ چکا تھا گویا وہ اس سازش کا نگران اور محافظ تھا۔

"اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔
کسی نے سچ کہا ہے کہ:۔
بگڑتی ہے جس وقت ظالم کی نیت۔
نہیں کام آتی دلیل اور حجت!!

رُودادِ ستم

ڈسٹرکٹ سیشن جج کے فیصلہ پر سخت حیرت ہے کہ اس نے اپنے فیصلہ میں درج ذیل امور کا بالکل لحاظ نہیں کیا:۔

(۱) امیش پانڈے جنکی طرف سے تالا کھولنے کی درخواست دی گئی وہ اس مقدمہ میں نہ پہلے سے پارٹی تھے اور نہ اس وقت پارٹی بنائے گئے نہ یہ تختہ اٹھانے کا موقعہ دیا گیا۔

(۲) منصف صدر فیض آباد نے ۲۸ جنوری ۸۶ء کو اسی درخواست پر جو آرڈر کیا تھا اس کے خلاف قانوناً اپیل نہیں ہو سکتی تھی۔ لیکن ہندوستان کی تاریخ میں اس قدر دھاندلی اور دیدہ دلیری بھی آخری چیز ہوگی۔

(۳) جب مسلمانوں کو اس درخواست کا علم ہوا اور انہوں نے پارٹی بننے کی درخواست دی تو ان کے اس مقدمہ میں مدعی ہوتے کے باوجود ان کی درخواست خارج کر دی گئی۔

(۴) دعوٰی کے اصل مدعی فوت ہو چکے ہیں اور ان کی قائم مقامی نہیں ہوئی ہے اس لئے وہ دعوٰی ختم (ABLE) ہو گیا اس لئے قانون کی نگاہ میں اب وہ کوئی دعوٰی نہیں۔

(۵) نیز تاریخ میں پہلی بار کسی مقدمہ میں اپیل کی سماعت بھی ہوئی فیصلہ بھی ہوا اور تعمیل در آمد بھی آناً فاناً کر دیا گیا۔

یہ ایسی باتیں ہیں جو ایک گہری سازش کو تاریخی سازش بنانے کے لئے کافی ہیں۔

۴ فروری کو جناب ہاشم انصاری نے الہ آباد ہائی کورٹ لکھنؤ بنچ میں ایک رٹ دائر کی کہ مسجد کی ہیئت میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے اس پر بنچ نے اسٹے آرڈر دیا جس میں انہوں نے ڈسٹرکٹ سیشن جج ڈی ایم اور ایس پی کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا ہے اور اس بات کی ہدایت کی ہے کہ مسجد کی موجودہ ہیئت کو تبدیل نہ کیا جائے۔

باقی حصہ آئندہ
شمارہ نمبر ۸ میں ملاحظہ فرمائیں

ہائیکورٹ کے مرزائیوں سے سات سوالات کا

تاریخی جوابُ الجواب۔

از قلم مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد چیف جسٹس پنجاب ہائیکورٹ مسٹر منیر اور ان کے ایک ساتھی جج مسٹر ایم آر کیانی کو اس سارے معاملہ کی تحقیقات پر متعین کیا گیا۔ اس مقدس تحریک کا نام اس وقت کی مرزائی نواز حکومت نے فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء رکھا۔ اور عدالت کا نام منیر انکوائری کمیشن رکھا گیا۔ اس عدالت نے آٹھ نو ماہ تک انکوائری کو شیطان کی آنت کی طرح لمبا کیا اور جب ملک کے حالات پرسکون ہو گئے تو ایک لمبی تڑنگی رپورٹ شائع کر دی اس عدالت نے مرزائیوں سے سات سوالات دریافت کئے تھے، مرزائیوں نے اپنے روایتی دجل سے ان کا جواب بھی دجل آمیز عبارتوں میں دیا۔ جس میں مغالطے دینے کی کوشش کی گئی تھی۔ مرزائیوں کی کتاب احسن اور تاویل تو مشہور ہے ان حیلوں اور تاویلوں اور دجل و فریب سے انہوں نے جوابات دے کر عدالت کے مؤاخذہ سے بچنے کی کوشش کی۔ جس پر اسلام کی رو سے ان مرتدوں کا مقام متعین ہو سکتا تھا۔ اس سے بچنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ مولانا محمد علی جالندھری نے ان سوالات کے جواب الجواب میں درج ذیل رسالہ تحریر کیا اور اسے عدالت میں داخل کیا گیا۔ ہم نئی نسل کو فتنہ قادیانیت کی فتنہ سامانیوں سے آگاہ کرنے کے لئے اس عظیم مناظر اسلام، قاطع قادیانیت، پاسبان ناموس رسالت کی ذیشان تحریر کو دوبارہ شائع کرنے کا اعزاز حاصل کر رہے ہیں۔ تاکہ قارئین ان کی اس تحریر سے ان کی ذہانت، فطانت اور قوت استدلال سے آگاہ ہو کر ان کی عظمت اور ان کی شخصیت کا اندازہ لگا سکیں۔

قیمت دس روپے بمعہ ڈاک خرچ

ملنے کا پتہ
دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان فون ۴۰۹۷۸

ایک جھوٹا مدعی نبوت

مولانا منظور احمد شاہ آسی مانسہرہ

اس کائنات ہست و بود میں نیک و متقی لوگ اگرچہ ہوئے تو ساتھ مکار اور حیلہ باز بھی آئے جنہوں نے شیطانی خیالات سے ہزارہا انسانوں کو گمراہی کی گہری وادی میں پھینک دیا۔ اور اپنی عاقبت کیا تو دوسروں کی بھی آخرت برباد کر بیٹھے۔ شیطان بھی اپنے دوستوں کی طرف القاء والہام کرتا ہے۔ اگر توفیق ایزدی شامل حال نہ ہو تو انسان اپنے ایمان کو نہیں بچا سکتا۔ انہی گمراہوں میں "بہافرید زوزانی" نیشاپوری بھی تھا۔ اس کے باپ کا نام ماہ فرودین تھا۔ یہ مجوسی تھا۔ نیشاپور کے قریب سیراوند میں پیدا ہوا۔ سن رشد کو پہنچا تو چین چلا گیا۔ وہاں سے سات سال کے بعد واپس لوٹا۔ آتے وقت ایک عجیب قمیص لے آیا جو اتنی باریک تھی کہ جب اس کو تہہ کر کے مٹھی میں لے لیتا تو بالکل معلوم نہ ہوتی جس طرح آج کل مومی کاغذ ہوتا ہے۔ جب نیشاپور آیا کسی سے ملے بغیر مجوسیوں کے بت خانے میں پہنچا اور مندر کی چھت پر چھپ کر چڑھ گیا۔ جب صبح ہوئی تو جوق جوق پجاری آنا شروع ہوگئے۔ جب خوب بھیڑ ہوگئی تو یہ ان کے سامنے آہستہ آہستہ اترنے لگا چونکہ یہ سات برس غائب رہا تھا۔ اور اب مندر کی چھت سے اتر رہا تھا۔ لوگ اس کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ کہنے لگا حیران نہ ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے آسمان پر بلایا تھا۔ میں سات سال آسمانوں کی سیر کرتا رہا جنت دوزخ کو دیکھا اور مجھے شرف نبوت سے نوازا گیا ہے۔ اور بطور معجزہ یہ قمیص پہنا کر مجھے اتارا گیا ہے اور ابھی میں آسمانوں سے آرہا ہوں ایک کاشتکار جو مندر کے قریب ہل چلا رہا تھا کہنے لگا میں نے خود انہیں آسمان سے نازل ہوتے ہوئے دیکھا ہے بہافرید کہنے لگا دیکھو یہ جنتی کرتہ ہے۔

غرض یہ ہے کہ اس کی چرب زبانی اور سبقت لسانی سے ہزارہا انسان گمراہ ہوگئے۔ اور یہ بھی کہنے لگا کہ زرتشت جو سچے پیغمبر تھے میں ان کا نائب ہوں۔ اور مجوسیوں کے مذہب میں کئی تبدیلیاں کیں۔ بہافرید نے پانچ نمازوں کے بدلے سات نمازیں فرض ہونے کا اعلان کیا۔ پہلی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف وحمد تھی۔ دوسری نماز میں زمین و آسمان کی پیدائش کا ذکر تھا۔ تیسری میں رزق اور حیوانات کا تذکرہ تھا۔ چوتھی نماز میں موت کی یاد اور دنیا کی بے ثباتی کا ذکر تھا۔ پانچویں نماز میں قیامت اور حساب کی تفصیل تھی۔ چھٹی نماز میں جنت کی نعمتوں کا اور جہنم کی آگ اور اس کے عذاب کا ذکر تھا۔ ساتویں نماز میں اہل جنت کی خوش بختی اور انعامات کی تفصیل تھی۔ بہافرید نے اپنے ماننے والوں کے لیے فارسی میں کتاب مرتب کی جس میں لوگوں کو سورج کی طرف منہ کر کے سجدہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا نیز یہ بھی حکم دیا گیا کہ بال نہ کاٹے جائیں اور یہ بھی حکم جاری کیا گیا کہ جانور جب تک بوڑھا نہ ہو جائے اس کی قربانی نہ دی جائے۔ شراب کی حرمت کا حکم بھی برقرار رکھا گیا اور یہ بھی قانون بنایا گیا کہ بیوی کا مہر چار سو درہم سے زیادہ نہ مقرر کیا جائے۔ جب مشہور فاتح ابو مسلم خراسانی نیشاپور آئے تو مسلمانوں اور مجوسیوں کے دو وفود ان سے ملے اور بہافرید کے عقائد بتائے گئے تو انہوں نے بہافرید کو گرفتار کرنے کا حکم دیا لیکن یہ پہلے ہی بھاگ چکا تھا۔ عبداللہ بن شعبہ نے تعاقب کر کے جبل بادغیس پر جا کر گرفتار کر لیا جب وہ گرفتار کر کے ابو مسلم کے سامنے لایا گیا تو انہوں نے کچھ کہے بغیر خنجر کے ایک ہی وار سے بہافرید کا سر تن سے جدا کر دیا اور اس کے پیروکاروں کے قتل کا بھی حکم دیا۔ اکثر تو بھاگ گئے جو پکڑے گئے انہیں قتل کر دیا گیا۔ کاش کہ مرزا قادیانی کے دعاوی باطلہ کے وقت بھی کوئی ایسا نیک حکمران ہوتا اور وہی حشر کرتا جو ابو مسلم نے بہافرید کا کیا تھا۔ بہافرید کے جو پیروکار بچ گئے ان کا یہ عقیدہ ہو گیا کہ بہافرید مشکی گھوڑے پر سوار ہو کر آسمان پر چلا گیا ہے اور قیامت سے پہلے آسمان سے نازل ہوگا۔ اور واپس آکر دشمنوں سے انتقام لے گا۔

آج کل دنیا میں اس جھوٹے کا کوئی نام و نشان نہیں اور نہ ہی کوئی پیروکار رہا ہے۔ اسی طرح ایک وقت آئے گا کہ قادیانیت کا بھی کوئی نام لیوا تو کیا شناسا بھی نہ ہوگا۔

بقیہ: ختم نبوت اور ہمارے شاعر

فقط ایک ہی ذات ستائی جسے رحمۃ للعالمین کہا جاتا ہے حفیظ جالندھری اس نقطہ کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ع مقدر ہے اسی کو آخری پیغام دیں ہونا
مقدر ہے اسی کو رحمۃ للعالمیں ہونا
(شاہنامہ اسلام ج اول ص ۲۸)

ذیل کتب رعایتی قیمت میں حاصل کریں جلد منگوالیں۔

۱۔ خلفاء راشدین کے شب و روز	مولانا محمد حنیف گنگوہی	۱۵/-
۲۔ مشاہیر کے علمی لطائف	〃 〃 〃	۲/-
۳۔ تعلیمی چہل حدیث	مولانا وحیدالدین قاسمی	۸/۰۰
۴۔ مجموعہ رسائل علمی و تاریخی	〃 〃 〃	۴/۰۰
۵۔ کذاب جس (مرزا غلام احمد قادیانی)	مولانا سلطان نظامی	۵/۰۰
۶۔ تاریخ ردہ (فتنہ ارتداد کی تاریخ)	خورشید احمد فاروقی	۴/۰۰
۷۔ خلفائے امدہ کی تاریخ	عبداللہ حمد رابط	۳۰/۰۰
۸۔ عالم اسلام کے خلاف سازشیں	عزیز الرحمٰن قریشی	۱۲/۰۰
۹۔ سلام کا اسلامی تصور	مولانا محمد اسماعیل	۱/۰۰
۱۰۔ فتنہ جمہوریت	حکیم محمود محمد ظفر	۲۵/۰۰

پاک اکیڈمی بک سیلرز پبلشرز ۸/۱۲۸ وحید آباد
لیاقت آباد کراچی نمبر ۱۹، پوسٹ کوڈ ۰۰۲۶۰

قادیانیوں کو احمدی کہنا زبردست کفر ہے

از: حضرت مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

مرزا قادیانی اور مرزا محمود کا متفقہ عقیدہ

وہ فرماتے ہیں کہ اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسا رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آیا لہ (حوالہ: اے جاہل وہ وہی رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے متعلق خود صاحب رسالت فرما رہے ہیں کہ: انا اولی بعیسی بن مریم لیس بینی وبینہ نبی او کما قال۔ اس جیسے یہاں کسی قسم کا سوال پیدا ہونے کا امکان نہیں۔ اس امکانی دلیل کو اپنے بیان سے خود سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ختم کر دیا ہے) اور اس کا نام احمد ہے میرا اپنا دعویٰ ہے کہ اور میں نے یہ دعویٰ یونہی نہیں کر دیا بلکہ حضرت مسیح موعود (مرزائے قادیانی) کی کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول (نور الدین) نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا صاحب احمد ہیں (معاذ اللہ) چنانچہ ان کے درس کے نوٹوں میں یہی چھپا ہوا ہے۔ اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت کے مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔ ملاحظہ ہو انوار خلافت ص۲۔

قرآن مجید میں آپ کو احمد نام سے خطاب نہیں ہوا اور نہ یہ آپ کا نام ہے۔

وہ لکھتے ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد نہ تھا بلکہ محمد تھا چنانچہ اس آیت زیر بحث کو چھوڑ کر جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احمد کہہ کر مخاطب نہیں فرمایا بلکہ صرف حضرت مسیح کی ایک پیشگوئی ہے جو خود زیر بحث ہے کسی بھی جگہ قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احمد نام سے یاد نہیں کیا گیا (مرزا کو کب اس نام سے یاد کیا گیا ہے) اگر آپ کا نام احمد ہوتا جیسے یہ لوگ (غیر قادیانی) سمجھتے ہیں تو والدہ محترمہ حضرت آمنہؓ) کو الہام کے ذریعے بتلا دیا جاتا۔ پھر قرآن کریم میں جو وحی الٰہی ہے۔ اول تو احمد نام ہی آتا۔ اگر محمد بھی آتا تو احمد بھی بعض مقامات پر ضرور آتا۔ انوار خلافت ص۲۲ نیز لکھتے ہیں کسی حدیث سے احمد نام ثابت نہیں لہ (حوالہ) یہ سفید جھوٹ ہے۔ کیونکہ کئی احادیث اوپر نقل ہو چکی ہیں۔ دوبارہ ملاحظہ فرما لیا جائے اور اس کذاب کو اس بے باکی اور جرأت پر داد کے بجائے لاکھوں لعنتیں پڑیں) کلمہ شہادت جس پر اسلام کا دارومدار ہے اس میں بھی محمد رسول اللہ ہی کہا جاتا ہے۔ پنجوقتہ اذان اقامت میں بھی اشہد ان محمد رسول اللہ ہی کہا جاتا ہے۔ درود شریف میں بھی آپ کا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی آیا ہے لہ۔ آپ کی مہر نبوت مبارک جو خطوط پر لگائی جاتی تھی اس میں بھی لفظ محمدؐ ہی ہے۔

• ایک خط میں بھی احمد نام مبارک نہیں آیا تمام صحابہؓ میں سے کسی سے بھی ثابت نہیں کہ اس نے کسی وقت بھی احمد نام لیا ہو۔ نہ تاریخ سے ثابت ہے۔ نہ آپؐ کے سب مخالفین اور چچا بھی محمدؐ نام سے ہی مخاطب کرتے تھے غرضیکہ کسی بھی طرح احمد نام ثابت نہیں ہوتا صرف محمدؐ ہی ثابت ہوتا ہے اگر احمد نام ہوتا تو کبھی کلمہ یا اذان یا درود شریف وغیرہ میں ضرور ذکر ہوتا۔

پس اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہو سکتے انوار خلافت ص۲۳

اس پیش گوئی میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے نہ کوئی اور لفظ ہے جس کی وجہ سے ہمیں یہ پیش گوئی ضرور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں کرنی پڑے۔ سوم۔ باوجود آپ کا نام احمد نہ ہونے کے آپ پر یہ پیش گوئی چسپاں کرنے کی یہ وجہ ہو سکتی تھی۔ کہ آپؐ نے خود فرمایا ہوتا کہ اس آیت میں جس احمد کا ذکر ہے وہ میں ہی ہوں (یہ بھی ضرور آپؐ نے فرمایا ہے) لیکن احادیث سے ایسا ثابت نہیں ہوتا نہ سچی نہ جھوٹی نہ وضعی نہ قوی نہ ضعیف نہ مرفوع نہ مرسل کسی حدیث میں بھی یہ ذکر نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا اور اس کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا لہ (حوالہ) جناب خلیفہ صاحب۔ مرفوع۔ احادیث یہ سب کچھ آیا ہے۔ اور تمام محدثین اور مفسرین امت اسی بات پر متفق ہیں۔ جیسا کہ اوپر تفصیل سے ذکر ہوا۔ بلکہ خود مرزا قادیانی اور آنجناب نے خود بھی اس بات کی صراحت فرمائی ہے۔ ذرا اپنی تفسیر صغیر ہی دیکھ لیں ص۷۴۳) پس جب یہ بات بھی نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم خلاف مضمون آیت کے اس پیش گوئی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں کریں۔ انوار خلافت ص۲۳۔

ایک جگہ مرزا محمود صاحب پورے جوش جاہلیت میں آ کر فرماتے ہیں کہ:

کیا خدا کا خوف دلوں سے اٹھ گیا ہے کہ اس طرح اس کی کلام میں تحریف کی جاتی ہے اور صریح طور پر اس کے غلط معنی کر کے اس کے مفہوم کو بگاڑا جاتا ہے (جناب والا ذرا دیکھ لیں کہیں اس جرم کے خود آپ مجرم نہ ہوں) جب تک حق نہ آیا تھا اس وقت تک لوگ مجبور تھے (بالکل جھوٹ ہے) لیکن اب جب کہ واقعات سے ثابت ہو چکا ہے کہ احمد سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک خادم ہے تو بھی ہٹ دھرمی سے کام لینا شیوہ مومنانہ نہیں لہ۔ انوار خلافت ص۲۵ (حوالہ) جناب مراقی صاحب حق تو تمام کا تمام یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آج سے چودہ سو سال پیشتر ہی تشریف لے آئے تھے اب کوئی نیا حق لانے کا کون مدعی ہو سکتا ہے؟ جو بھی ہوگا وہ ختم نبوت کا منکر اور مسیلمہ کذاب کا بھائی ہوگا۔ آپ لوگوں نے یہ بھی مسئلہ حیات مسیح کے بناء پاکر پہلے مرزا صاحب حیات مسیح جسمانی کے قائل تھے مگر بعد میں انگریزوں کی وحی کے تحت ہو کر منکر ہو گئے۔ جہلاء کو یہ بھی خبر نہیں کہ فسخ و تبدیلی احکام میں ہو سکتی ہے عقائد و اخبار میں ناممکن ہے پھر جناب اس آیت میں تو حقیقی رسولؐ کی خبر دی گئی ہے ظلی بروزی کا تو اشارہ بھی نہیں۔ پھر تم نے ظلی و بروز کا چکر کیوں چلایا؟)

مرزا محمود صاحب آگے چل کر بطور خلاصہ کلام فرماتے ہیں کہ:

غرضیکہ کسی طرح بھی یہ بات ثابت نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام احمد تھا۔ پھر چند سطور کے بعد اور ہرزہ سرائی فرماتے ہیں کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی وہ رسول ہیں جن کی خبر اس آیت میں دی گئی ہے۔ انوار خلافت ص۳۱۔

مرزائے قادیانی کے احمد ہونیکا قرآنی ثبوت

آگے چل کر مرزا محمود لکھتے ہیں کہ:

اب میں اس بات کا ثبوت قرآن کریم سے پیش کرتا ہوں کہ اس پیش گوئی کا مصداق مسیح موعود ہی ہیں (آنحضورؐ اسمہ احمد کے ضمنی طور پر مصداق ہیں)

پس اس آیت میں ضمنی طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی گئی ہے اور اس بیان سے یہ واجب نہیں ہوتا کہ اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نہ ہوں۔ اس کے اصل مصداق حضرت مسیح موعود ہیں۔ (انوار خلافت ص۳۷)

آخر میں لکھتے ہیں کہ:

غرض یہ دس ثبوت ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ہی احمد تھے اور آپ ہی کی نسبت اس آیت میں خبر دی گئی ہے۔ انوار خلافت ص۳۹۔

اور سنیئے قادیانی روزنامہ الفضل بابت ۵۰۲ دسمبر ۱۹۱۶ء ص۴ پر ہے کہ:

جب اس آیت میں ایک رسول جس کا اسم ذات احمد ہو۔ ذکر ہے دو کا نہیں اور اس شخص کی تعیین ہم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر کرتے ہیں۔ تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا کوئی اس کا مصداق نہیں اور جب ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں ہے (بلفظہ حوالہ ا۔ جناب من ہم تمہارے اس قانون کو تسلیم کر کے کہتے ہیں کہ آیات مبارکہ: ھو الذی ارسل رسولہ۔ محمد رسول اللہ والذین معہ: وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین۔ وغیرہ جن کو آپ کے والد محترم مرزا قادیانی غلام احمد نے اپنے حق میں لکھا ہے۔ کیا ان میں دو نبیوں کا ذکر ہے؟ ذرا دیکھیں ایک غلطی کا ازالہ وغیرہ۔ جب تمام امت اور آقائے امتؐ نے اس رسولؐ اور محمدؐ کی تعیین اپنے حق میں کر دی تھی تو تم کون ہوتے ہو جو ایک کو دو بنانے (اصلی و ظلی) کی مذموم کوشش کرتے ہو اسی طرح کسی بھی قرآنی مفہوم کی تعیین کا حق صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے۔ نہیں کسی نے اتھارٹی دی ۱۵۰۰ سال بعد کسی آیت کے مفہوم کا تعین کرنے پھرو۔ اس طرح جب اسمہ احمد کی تعیین خود سرور عالمؐ، تمام صحابہ کرامؓ، تابعین تبع تابعین، محدثین و مفسرین کر چکے ہیں تو تم کس باغ کی مولی ہو کر پھر نئے سرے سے اپنی ملحدانہ تعیین کرتے پھرو آخر کچھ تو حیا ہوتی)

اسی اخبار کے صفحہ ۶ پر لکھا کہ:

ہم تو ظلی طور پر آپ کو اسمہ احمد والی پیش گوئی کا مصداق نہیں مانتے (جبکہ لاہوری مرزائی اس کا مصداق آنحضرتؐ کو حقیقی اور مرزا صاحب کو ظلی طور پر مانتے ہیں) بلکہ ہمارے نزدیک آپ اس کے حقیقی مصداق ہیں ص۸ پر لکھا ہے کہ:

میرا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے اصل مصداق ہیں اور آپکا نام احمد تھا۔

ایسے ہی الفضل ۱۹ اگست ۱۹۱۵ء اور ۲۹ اپریل ۱۹۱۹ء اور ۴ جولائی ۱۹۳۵ء میں یہی مضمون ہے بحوالہ قادیانی مذہب ص۲۵۶

ناظرین کرام! مندرجہ بالا ۱۵ اقتباسات سے قادیانیوں کے چند مغالطے سامنے آئے۔

۱: سورۃ الصف کی آیت ۶ میں "اسمہ احمد" سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں بلکہ مرزا قادیانی ہے۔ کیونکہ آپ کا ذاتی نام (علم) صرف محمدؐ ہے۔ احمد ذاتی نام نہیں وہ صفاتی ہو سکتا ہے۔

۲: مرزا صاحب کا ذاتی نام احمد ہے۔ غلام کا لفظ صرف خاندانی رواج اور بطور علامت ہے۔

۳: اسم محمدؐ مظہر جلال ہے اور اسم احمدؐ مظہر جمال ہے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد و قتال کے ساتھ تشریف لائے اور یہ اسم محمدؐ کا مظہر ہے اور مرزا قادیانی چونکہ صرف دلائل و براہین کے ساتھ آئے ہیں لہٰذا یہ مظہر اسم احمد ہیں۔

۴: کسی بھی حدیث میں آپ نے خود اس کا مصداق اپنے آپ کو قرار نہیں دیا اور نہ ہی صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے یہ اسم استعمال کیا ہے۔

۵: کلمہ شہادت۔ اذان و اقامت اور درود شریف وغیرہ میں صرف اسم محمدؐ ہی استعمال ہوا ہے۔ احمد استعمال نہیں ہوا لہٰذا معلوم ہوا کہ آپ کا اسم گرامی صرف محمدؐ ہی ہے۔ احمد نہیں

۶: اس آیت مبارکہ میں کوئی ایسا لفظ موجود نہیں جس کی بنا پر ہم اس کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیں۔

ان مغالطات کے جوابات

بعنوان الوھاب

مغالطہ ۱: کہ اس آیت کا مصداق خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ (معاذ اللہ) مرزا قادیانی ہے جواب یہ ہے کہ اوپر احادیث اور تفاسیر سے یہ بات نہایت وضاحت سے ثابت کر چکا ہوں کہ اس بشارت عیسوی کا مصداق صرف اور صرف محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔ امکانی حد تک بھی کسی دوسرے کا احتمال نہیں ہے کیونکہ خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ساخبرکم باول امری دعوۃ ابراھیم وبشارۃ عیسٰی، مشکوٰۃ ص۵۱۳۔ کہ میں دعائے خلیلؑ اور بشارت عیسویؑ کا مصداق ہوں۔ تو جب خود صاحب قرآن نے

وضاحت فرما دی تو اب کسی اور کو اختلاف کرنے کی گنجائش کیسے ممکن ہے؟ باقی ذاتی یا صفاتی نام کے متعلق تحقیق یہ ہے کہ آپ کے دونوں اسمائے گرامی محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ذاتی علم ہی ہیں۔ جیسے کہ تفسیر قرطبی صفحہ ۹۳ ج ۱۹، تفسیر روح المعانی صفحہ ۹۶ ج جزء ۲۸، تفسیر مظہری صفحہ ۲۷۱ ج ۹ اور دیگر تفاسیر کے حوالے سے گذر چکا ہے۔

(ب) صحیحین میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان لی اسماء:

انا محمد وانا احمد وانا الماحی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب لا نبی بعدی

ترجمہ فرمایا کہ بے شک میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں (مٹانے والا) میرے ذریعے اللہ کفر کو مٹا دے گا۔ اور میں حاشر (اکٹھا کرنے والا) میرے قدموں پر لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا۔ یعنی میرے بعد قیامت آجائے گی۔ اور میں عاقب (پچھلا) میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

یہ حدیث پاک بخاری کے علاوہ بے شمار کتب حدیث میں بھی ہے۔

ملاحظہ فرمایئے کہ اس حدیث شریف میں آپ نے کل پانچ اسمائے گرامی و مبارک ذکر فرمائے۔ پہلے دو کی تشریح نہیں فرمائی۔ جبکہ آخری تینوں کی تشریح فرمائی۔ یہ ایک بیّن دلیل ہے کہ پہلے دونوں نام علم یعنی ذاتی نام ہیں کیونکہ اعلام کا ترجمہ نہیں ہوتا۔ اور آخری تین کا ترجمہ اور تشریح فرمائی لہٰذا وہ صفاتی نام ہیں۔

الاعتراض: یہ ذاتی ناموں کی فہرست ہے۔ اگرچہ پہلا اسم گرامی محمد ذاتی ہے مگر دوسرے تمام نام صفاتی ہونے کی وجہ سے یہاں وہ ذاتی بھی بصورت صفاتی ہیں۔ کیونکہ صرف ذاتی نام پر فخر کرنا کوئی پسندیدہ امر نہیں ہے اور یہاں انا محمد وانا احمد بطور اظہار فخر کے بیان ہو رہے ہیں۔

الجواب بعون الوهاب: جناب من حقیقت یوں نہیں بلکہ پہلے دو نام تو ذاتی اور اعلام ہیں جبکہ

باقی صفحہ پر

تازہ بہ تازہ نو بہ نو

قادیانی پہیلی

مولانا منظور احمد الحسینی

قادیانی پہیلی ۔ تازہ بہ تازہ نو بہ نو

سب لوگ جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو "مراق" کی بیماری تھی۔ (سیرۃ المہدی صفحہ ۲ ج ۳)۔

وہ اس حالت میں اول فول جو منہ میں آتا تھا کہہ دیتا تھا۔ اور اکثر اوقات لکھ دیتا تھا یا لکھوا لیتا تھا۔ مرزا قادیانی کی نام نہاد "وحی مقدس" "تذکرہ" میں سے ایک پہیلی ایسی لکھ رہے ہیں جس کا بوجھنا اور سمجھنا قادیانیوں کے لیے از بس ضروری ہے۔ امید ہے کہ وہ اس پہیلی کو سمجھ کر اس کا مطلب واضح کریں گے۔

وہ پہیلی یہ ہے

"ہیضہ کی آمد ان ہونے والی ہے" (تذکرہ صفحہ ۴۲۲)

قادیانی اس "ہیضہ کی آمدن" کے متعلق بتلائیں یا نہ بتلائیں مگر ہم بتلائے دیتے ہیں کہ یہ مرزا قادیانی نے خاص اپنے متعلق لکھا ہے۔ دلیل مرزا قادیانی کے بیٹے کا بیان ہے۔ مرزا قادیانی کا منجھلا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے۔

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) آخری بیماری بیمار ہوئے اور آپ کی حالت نازک ہوئی تو میں نے گھبرا کر کہا۔

"اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے" اس پر حضرت (مرزا) صاحب نے فرمایا "یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا" خاکسار مرزا بشیر احمد (ایم اے) مختصراً عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء یعنی پیر کی شام کو بالکل اچھے تھے۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد خاکسار باہر سے مکان آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ والدہ صاحبہ کے ساتھ پلنگ پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے۔ میں اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا اور پھر مجھے نیند آگئی رات کے پچھلے پہر صبح کے قریب مجھے جگایا گیا...... تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اسہال کی بیماری سے سخت بیمار ہیں اور حالت نازک ہے......

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا...... کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کیلئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا...... اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ جا نہ سکتے تھے۔ اس لیے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا تھا۔ اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے...... مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ اس پر میں (بیوی مرزا غلام احمد قادیانی) نے گھبرا کر کہا اللہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ تو آپ مرزا قادیانی نے فرمایا "یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا"

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۲،۱۱)

مرزا بشیر احمد نے اپنی والدہ کے حوالہ سے مرزا قادیانی کا ایک خاص مقولہ "وہ یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا" یہاں دو جگہ نقل کیا ہے۔ ہم اسے یہی سمجھتے ہیں کہ اس سے اشارہ مرزا قادیانی کے اپنے اسی الہام "ہیضہ کی آمد ان ہونے والی ہے" کی طرف ہے جو ہم نے اوپر نقل کیا ہے۔ اب ہمارا سوال مرزائیوں سے ہے کہ وہ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ امید ہے کہ وہ اس پہیلی کو بوجھ لیں گے۔

فہرست مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتب	مصنف	زبان	قیمت
۱	التصریح	امام عصر سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ	عربی	۵۰
۲	ہدیۃ المہدیین	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ	〃	۱۰
۳	المتنبی القادیانی	حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ	〃	۵
۴	الموقف ملت الاسلامیہ	حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ	〃	۲۵
۵	ہائیکورٹ کے سات سوالات کا جواب الجواب	حضرت مولانا محمد علی جالندھری رح	اُردو	۱۰۰
۶	رئیس قادیان	حضرت مولانا محمد رفیق دلاوری رح	〃	۷۰
۷	احتساب قادیانیت	حضرت مولانا لال حسین اختر رح	〃	۲۵
۸	شہادۃ القرآن	حضرت مولانا ابراہیم سیالکوٹی رح	〃	۲۰
۹	خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ	〃	۲۵
۱۰	کلمۂ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد	〃	۲۰
۱۱	مرزائی نامہ	مولانا مرتضیٰ احمد میکش	〃	۱۰
۱۲	قادیانی مسلمان کیوں نہیں ؟	مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ	〃	۱۰
۱۳	قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت	مولانا اللہ وسایا مدظلہ	〃	۶۰
۱۴	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	〃 〃 〃	〃	۵۰
۱۵	اسلام اور قادیانیت	مولانا عبد الغنی پٹیالوی	〃	۲۰
۱۶	ہرچہ گویم حق گویم	ستیا جین گیلانی	〃	۸
۱۷	سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح اور پاکستان	زاہد منیر عامر	〃	۵۰
۱۸	مغلظات مرزا	مولانا حافظ نور محمد صاحب	〃	۱۰
۱۹	قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	〃	۵
۲۰	جیسس ۔ JESUS	حضرت مولانا لال حسین اختر رح	انگلش	۵
۲۱	وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ JUDGMENT OF TH FEDERAL SHARIAT COURT		〃	۱۰

نوٹ :- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک تبلیغی ادارہ ہے کتب پر صرف لاگت وصول کی جاتی ہے اس لیے کمیشن نہ ہوگا۔ مطلوبہ کتاب کی قیمت پیشگی آنا ضروری ہے۔ کتاب وی۔ پی ہرگز نہ ہوگی۔

ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان فون: ۴۰۹۷۸۰

ذکریوں کے عمرہ و حج کو وہ مراد

پر پابندی لگا دی گئی

پچھلے دنوں تربت میں ختم نبوت کانفرنس کے دوران مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے ایک وفد نے ڈی سی تربت سے ملاقات کی۔ مذاکراتی ٹیم میں مفتی احتشام الحق آسیا آبادی مولانا عبدالحق بلوچ، حاجی شاہ محمد کوئٹہ، حاجی تاج محمد فیروز، آغا عبیداللہ شاہ، مولانا عبدالغفار ندامرانی اور دیگر رہنما شامل تھے۔ ڈپٹی کمشنر مکران نے وفد کو یقین دلایا کہ وہ کسی قسم کے ناخوشگوار واقعہ کو پیدا نہیں ہونے دیں گے، انہوں نے وفد کو یقین دلایا کہ ذکریوں کے جعلی عمرہ کو جو وہ ذی الحجہ کو کوہِ مراد میں ادا کرتے ہیں وہ اس پر پابندی لگا چکے ہیں چنانچہ وہ ذی الحجہ کو ذکریوں کے کسی بھی قسم کے اجتماع کی اجازت نہیں دیں گے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے ڈپٹی کمشنر تربت کے ذکریوں کے جعلی عمرہ پر پابندی کا خیر مقدم کرتے ہیں اور ان کے لئے دعا گو ہیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان

کے وفد کا کراچی کا مختصر دورہ،

مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کا وفد جس میں مولانا عبدالغفار ندامرانی، مفتی احتشام الحق آسیا آبادی اور حاجی محمد خان شامل ہیں اپنے مختصر دورہ کے سلسلے میں کراچی آئے وہ اس سے قبل چنگلو رااور کوئٹہ کا دورہ ختم کرکے کراچی آئے ہیں۔ وہ چند ہی دنوں بعد کراچی سے تربت واپس تشریف لے گئے انہوں نے کراچی قیام کے دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی دفتر میں حاضری دی۔

قادیانیوں کو عیدین پڑھنے سے روکا جائے

مولانا غلام حسین جھنگ ....

قادیانی چونکہ آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جاچکے ہیں۔ اور قانونی طور پر قادیانی نہ اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی ایسی عبادت یا فعل کر سکتے ہیں جس سے انہیں مسلم تصور کیا جاسکے۔ اور نہ ہی قادیانی ایسا فعل کر سکتے ہیں جو کہ شعائر اسلام میں سے ہو۔ نماز عیدین چونکہ صرف مسلمانوں کا تہوار ہے اور صرف مسلمان ہی نماز عیدین ادا کر سکتے ہیں کسی غیر مسلم کو نماز عیدین پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے قادیانی کو نماز عیدین پڑھنے کی اجازت نہ ہے کیونکہ ان کے نماز عیدین پڑھنے سے کوئی بھی ناواقف شخص انہیں مسلمان تصور کر سکتا ہے اور قادیانی نماز عیدین پڑھتے ہی اس لئے ہیں تاکہ انہیں لوگ مسلم تصور کریں اس طرح قادیانی کھلم کھلا قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ لہذا قادیانی حضرات کو کمپنی باغ (لیڈیز پارک) جھنگ صدر یا کسی بھی جگہ نماز عیدین پڑھنے سے تا دوام روکا جائے۔

اخبارِ ختمِ نبوت

گورنمنٹ ہائی اسکول بڑا گھر

میں ختم نبوت کا اجتماع

(شیخوپورہ) گورنمنٹ ہائی اسکول بڑا گھر میں ختم نبوت کا اجتماع ہوا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت محمد اسلم نے کی۔ نعت عبدالغفور نے پڑھی۔ بعد میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے خالد محمود شاہد نے طلباء سے مرزائیوں کی سرگرمیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ مرزائی مرتد ہیں اور حکومت نے خود آرڈیننس نافذ کیا لیکن آج ملک بھر میں آرڈیننس کی خلاف ورزی کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا ہم مسلمانوں کو بیدار ہونا چاہئے۔ اور آپس میں فرقہ واریت کو ختم کرنا چاہیے ہم سب کو مل کر دشمنان ختم نبوت کے خلاف جہاد کرنا چاہیے اس تقریب کا اہتمام عبدالمجید صابر، محمد ندیم مختار، عبدالغفور، ندیم بارکی رانا، جاوید اختر، محمد امین وشاہد محمود نے کیا۔ طلبہ کی اکثریت نے شمولیت کی اور تنظیم بنانے کا پروگرام بنایا اور اس مجلس میں اسکول کے چپڑاسی خادم حسین نے بھی شرکت کی۔

حافظ حسین احمد بنگلانی کا انتقال

ختم نبوت یوتھ فورس کے سرگرم راہنما اور مدرسہ انوار العلوم باہوکھوسہ کے طالب علم حافظ حسین احمد بنگلانی انتقال کر گئے ان کی وفات پر جمعیت علماء اسلام کے راہنما مولانا علی حسن، مولانا صلاح الدین مدرسہ ہذا کے طلباء جمعیت طلباء اسلام کے صدر محمد انور جاوید چنہ یوتھ فورس سندھ کے جنرل سیکرٹری نیاز احمد بنگلانی نے تعزیت کا اظہار کیا اور مغفرت کی دعا کی۔

غازی آباد لاہور میں دوسری سالانہ

ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت غازی آباد کے زیر اہتمام دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس گذشتہ دنوں بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا پیر سیف اللہ خالد نے کی۔

کانفرنس سے جماعت اہلحدیث پاکستان کے صدر حافظ عبدالقادر روپڑی، جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری اطلاعات مولانا منظور احمد چنیوٹی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا۔ بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین حافظ غلام حسین کلیالوی، پیر طریقت مولانا قاری عبدالحی عابد۔ مولانا مصطفیٰ صادق، قاری حفیظ الرحمان ربانی۔ محمد طاہر ضیاء۔ جاوید اقبال نے خطاب کیا۔ جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے قرار دادیں پیش کیں۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب محمد اشرف نے سر انجام دیئے۔

علماء کرام نے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت، مرزائیت کی ملک وملت دشمن سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ علماء کرام نے حکومت کو متنبہ کیا کہ قادیانی امریکہ کے اشارہ پر ملک کی حساس تنصیبات کو تباہ و برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ قادیانی جماعت کے خمیر میں ملت دشمنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ ظفر اللہ نے قائد اعظم کا جنازہ نہ پڑھا۔ قائد ملت لیاقت علی خان کا قاتل ظفر اللہ کا بے پالک "گیلنرے" نامی مجرم قادیانی

تھا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ہزاروں مجاہدین ختم نبوت کے سینوں کو چھلنی کرنے والے قادیانی تھے۔ یہ قادیانی ہی تھے جنہوں نے شاہ فیصل شہید کی شہادت کے موقعہ پر ربوہ میں گھی کے چراغ جلائے۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو کی موت کو کتے کی موت قادیانیوں نے قرار دی۔ جناب جنرل ضیاء الحق مرحوم کی المناک شہادت پر قادیانیوں نے مٹھائیاں تقسیم کیں۔ اب قادیانی ہی ہیں۔ جو امریکی پروگرام کے مطابق کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کو تباہ کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ علماء کرام نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کی حفاظت کرتے ہوئے قادیانیوں کو فی الفور الگ کیا جائے۔ اور ملک کی دیگر حساس تنصیبات سے بھی قادیانیوں کو الگ کر کے ان کی نگرانی کی جائے۔ لارنیکس کالونی غازی آباد لاہور میں قادیانیوں نے سکول کے نام سے ارتداد کا اڈا قائم کیا ہے۔ مقررین نے اہل علاقہ سے اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کے دینی مستقبل کو تباہی و بربادی سے بچاتے ہوئے مذکورہ بالا سکول سے اپنے بچوں کو علیحدہ کرلیں۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ کانفرنس کے انتظامات میں ”الجہاد یوتھ فورس“، ”اہلحدیث یوتھ فورس“، ”انجمن سپاہ صحابہؓ“، اسلامی جمعیت طلبہ کے نوجوانوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کانفرنس کے جملہ امور کی نگرانی مولانا قاری عبدالحی عابدؔ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی۔ جبکہ محمد اشرف، حافظ محمد یونس، حافظ محمد اسلم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیگر کارکنوں نے شب و روز ایک کر کے کانفرنس کیلئے محنت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہنگامی اجلاس میں رچرڈ مکی کی وضاحت کو مسترد کر دیا گیا۔ پاکستان کے موجودہ بحرانی حالات میں قادیانیوں سے ملاقات کسی بڑے حادثہ کا الارم ہے۔

لاہور۔ پ۔ ر۔ ربوہ میں قادیانیوں کے بجٹ اجلاس کے موقع پر رچرڈ مکی کی قادیانی لیڈروں سے خفیہ ملاقات پاکستان کے مسلمانوں کیلئے معنی خیز اور حیران کن ہے۔ رچرڈ مکی الفاظ کی ملمع سازی کر کے اسلامیان پاکستان کے زخموں پر مزید نمک پاشی سے احتراز کریں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک ہنگامی اجلاس کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا عزیز الرحمان جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کیا۔ یہ اجلاس رچرڈ مکی کی وضاحت پر غور و خوض کیلئے منعقد ہوا تھا۔ اجلاس میں وضاحت کو ناکافی قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا گیا۔

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ کہا گیا۔ کہ یاسر عرفات کا بے نظیر بھٹو کو یہ کہنا کہ پاکستان کے ایٹمی پلانٹ کو تمہارے اندرونی دشمن ہی تباہ کریں گے۔ اس سے قبل اسرائیل کا عراق کے ایٹمی پلانٹ کو تباہ کرنا۔ اسرائیلی فوج میں مرزائیوں کا موجود ہونا۔ امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر جس میں اسلامی مملکتوں کے تشخص کو مجروح کرنا۔ اور ان کی امداد روک کر ان کو کمزور کرنا۔ امریکہ کا پاکستان کے ایٹمی پلانٹ کے معائنہ کا مطالبہ اور حکومت پاکستان کا انکار ان عوامل کی روشنی میں رچرڈ مکی کی ربوہ کے قادیانیوں سے خفیہ ملاقات کسی بڑے خوفناک حادثہ کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔ پاکستانی پارلیمنٹ کا قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا۔ قادیانیوں کا اس فیصلے سے انکار و بغاوت۔ شب و روز پاکستان میں لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرنا اس سے مرزائیت کا تمرد اور سرکشی سمجھ میں آسکتی ہے۔ ان حالات کے تناظر میں امریکی قونصلیٹ کی ملاقات کو دیکھا جائے تو ہر پاکستانی کیلئے لمحہ فکریہ اور اس کے دل کو زخمی کرنے کیلئے کافی ہے۔ رچرڈ مکی اب جبکہ واپس جا رہے ہیں اس قسم کی ملاقاتوں سے پاکستانیوں کیلئے تلخ یادوں کی برات چھوڑے جا رہے ہیں۔

مسلم ٹاؤن لاہور میں یوم تشکر

لاہور نمائندہ ختم نبوت۔ نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں قادیانیوں نے ایک عرصہ تک مسلمانوں کی جگہ پر بنائی گئی مسجد ”جامع مسجد عائشہ“ پر ناجائز قبضہ جمائے رکھا۔ گذشتہ سال ۱۹۹۰ء، ۷ جون کو مقامی دوستوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تعاون سے مسجد کو قادیانیوں سے واگذار کرایا۔ خدا کی قدرت گذشتہ سال ۷ جون جمعۃ المبارک کو مسجد مرزائیوں سے واپس لی گئی۔ امسال ۷ جون کو سال مکمل ہوا تو جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ مقامی احباب نے مسجد کو مرزائیوں سے پاک کراتے ہوئے سال مکمل ہونے پر ”یوم تشکر“ منایا۔ چنانچہ جمعۃ المبارک کا خطبہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے دیا۔ مولانا نے قادیانیت کی تاریخ، دہشت گردی، مسلمانوں کی املاک پر ناجائز قبضہ کے کئی واقعات بیان کئے۔ جامع مسجد عائشہ کو قادیانیوں سے واگذار کرانے والے احباب کو ہدیہ تبریک پیش کیا۔

عشاء کی نماز کے بعد ”یوم تشکر“ کے موقع پر جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک حافظ عبدالخالق جالندھری نے کی جس میں مولانا قاری عبدالحی عابدؔ نے خطاب کرتے ہوئے ملک و ملت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہا۔ اور مجلس کے بانی قائدین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امیر شریعتؒ اور آپ کے گرامی قدر رفقاء نے ناگفتہ بہ حالات کے باوجود قادیانیت کو ہر محاذ پر ناک آؤٹ کیا۔ آج پوری دنیا میں قادیانیت کی پسپائی انہیں بزرگوں کی مرہون منت ہے۔ آخر میں حضرت امیر شریعتؒ کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر ان کیلئے مغفرت کی دعا کی گئی۔ اور حاضرین میں کھانا تقسیم کیا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعزیتی اجلاس

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عزیز الرحمان جالندھری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا محمد اکرم طوفانی، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا فقیر محمد، الحاج بلند اختر نظامی، جناب سید طارق خان، جناب محمد متین خالد، چوہدری عبدالغفار اور دوسرے رہنماؤں نے شرکت کی۔ اجلاس میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔ اجلاس میں ایک تعزیتی

قرارداد کے ذریعہ مرحومہ کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

عالمی مجلس ساہیوال کا اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کا اجلاس گذشتہ دنوں ہوا۔ جس میں نیا انتخاب اور نئے منتخب عہدیداروں سے حلفِ وفاداری لیا گیا۔ صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محبوب عالم صاحب، نائب صدر الحاج صوفی غلام مصطفےٰ صاحب، جنرل سیکرٹری جناب محمد سیف اللہ صاحب۔ جوائنٹ سیکرٹری محمد اصغر چوہدری۔ ناظم نشرواشاعت قاری غلام نبی صاحب۔ خازن و ناظم دفتر محمد اسلم بھٹی۔

اجلاس میں تمام ساتھیوں نے امریکی سفیر رچرڈ مکی کی قادیانیوں کے ساتھ ربوہ میں خفیہ ملاقات پر پرزور احتجاج کیا۔ اور پاکستانی حکومت سے اپیل کی کہ وہ امریکی سفیر کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دے کر ہمیشہ کے لئے پاکستان سے نکال دیں۔ اور تحریک ختم نبوت کے عظیم راہنما سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر نہایت دکھ کا اظہار کیا گیا اور فاتحہ خوانی کی گئی۔

لورالائی شہر میں ذکریوں کے خلاف مکمل ہڑتال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کوئٹہ دفتر سے بحکم مولانا انور محمد امیر صوبائی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان ضلع لورالائی کے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیداروں کو اطلاع آئی کہ سب بلوچستان میں ذکریوں کے بارے میں ہڑتال کریں۔ خدا کے فضل و کرم سے پورے بلوچستان میں مکمل ہڑتال ہوئی اور کامیاب رہی لورالائی میں بھی ہڑتال ہوئی اور ذکریوں کے بارے میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاوے۔ ان کے حج پر پابندی لگائی جائے اور تربت کے سانحہ و جامع مسجد کی بے حرمتی نیز جامع مسجد میں علماء کرام کی توہین اور پولیس کی جانب سے دین دار مسلمانوں پر اندھا دھند لاٹھی چارج کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ان کو معطل کیا جاوے نیز وزیر اعلیٰ بلوچستان کے ذکری مشیر کو بھی معطل کیا جاوے لورالائی شہر کی تمام جامع مسجدوں میں تمام خطیب صاحبان نے ذکریوں کے بارے میں قرار دادیں پاس کیں جن میں ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت ان کے نقلی حج پر پابندی تربت کی پولیس انتظامیہ اور وزیر اعلیٰ کے مشیر کو معطل کرنے کا مطالبہ کیا۔

حافظ حسین احمد بنگلانی کے انتقال پر مرکزی صدر اور جنرل سیکرٹری کا اظہار تعزیت

لاہور (پ ر) ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی صدر صاحبزادہ پیر سلطان منیر مد ظلہ، کونسلر، اور مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں ختم نبوت یوتھ فورس کنڈہ کوٹ سندھ کے راہنما حافظ حسین احمد بنگلانی کے انتقال پر انتہائی دکھ و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کیلئے کام کرنے کے صدقے جنت میں اعلیٰ مقام عطاء کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت و زیارت نصیب فرمائے اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

ممتاز اعوان نے ختم نبوت یوتھ فورس ضلع شیخوپورہ کے تمام عہدیدار برطرف کر دیئے

شیخوپورہ (پ ر) ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری اور صوبائی تنظیمی باڈیوں کے نگران محمد ممتاز اعوان نے اپنے تنظیمی دورہ شیخوپورہ کے دوران ضلع میں یوتھ فورس کو منظم نہ کرنے اور تنظیم اور جماعتی کارکردگی بہتر نہ بنانے کی بنا پر ختم نبوت یوتھ فورس ضلع شیخوپورہ کے صدر اور جنرل سیکرٹری سمیت تمام عہدیدار برطرف کر دیئے ہیں۔ اور محمد عارف خان کو ضلع شیخوپورہ کا کنوینئر مقرر کر دیا ہے اور ساتھ یہ ہدایت کی ہے کہ وہ جلد از جلد ضلع میں تنظیم سازی مکمل کر کے ضلع کا انتخاب کریں۔

اور اچھے مخلص کام کرنے والے ساتھیوں کو منتخب کر کے انہیں کام کرنے کا موقع دیں۔

ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ سرحد کا آئندہ پروگرام

ایبٹ آباد (پ ر) صوبہ سرحد میں تحریک ختم نبوت کو از سرِ نو منظم کرنے کے لئے تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ سرحد کی چند ماہ قبل کنوینگ باڈی تشکیل دی گئی تھی۔

تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ سرحد تحریک ختم نبوت کو وسیع پیمانہ پر منظم کرنے کا عزم کر چکی ہے، اور قادیانیت کی بیخ کنی اس کے فرض اولین میں شامل ہے۔ اس سلسلے میں تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ سرحد کے جنرل سیکرٹری ایچ ساجد اعوان نے ہزارہ ڈویژن میں عملی طور پر اس کا آغاز کرتے ہوئے قاری راشد محمود کو کنوینئر برائے کالجز ہزارہ ڈویژن اور قاری حفیظ الرحمان کو ہری پور سے کنوینئر برائے تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ہزارہ ڈویژن مقرر کیا ہے۔ ان ہر دو نو منتخب عہدیداران کو محمد ممتاز اعوان مرکزی جنرل سیکرٹری تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کی مکمل تائید و حمایت حاصل ہے۔

ایچ ساجد اعوان نے کہا ہے کہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں صوبہ سرحد کے قائدین نے بے مثال کردار ادا کیا تھا۔ حضرت مولانا مفتی محمودؒ اور حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ اسمبلی میں قادیانیت کے تار پود بکھیر رہے تھے تو اسمبلی سے باہر میدانِ عمل میں عالمی مجلس اور تمام علماء قادیانیت کی جڑیں اکھیڑنے میں شب و روز مصروف تھے۔

اور ہمارا یہ عزم ہے کہ جب تک قادیانیت صفحہ ہستی سے مٹ نہیں جاتی ہم اپنے اسلاف کی روایات کو برقرار رکھیں گے۔ اور صوبہ سرحد کے غیور عوام اپنے آقا و مولاؐ کے تقدس کی خاطر علماء کے شانہ بشانہ رہیں گے۔ اور جب کبھی ضرورت پڑی تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ناموس ختم نبوت کیلئے ہراول دستے کا کردار ادا کرے گی۔

مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان کی ہدایت پر صوبائی جنرل سیکرٹری پشاور اور دوسرے اضلاع کے دورے کا پروگرام ترتیب دے رہے ہیں۔

انجم ساجد اعوان نے صوبہ سرحد کے درد دل رکھنے والے نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ اپنے اپنے علاقوں میں تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے یونٹس قائم کریں اور حضورؐ کے امتی ہونے کا حق ادا کریں اس سلسلے میں دفتر تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس سکول روڈ نواں شہر ضلع ایبٹ آباد کے ایڈریس پر رابطہ کریں۔ معلومات اور لٹریچر مفت مہیا کیا جائے گا۔

مولانا منظور احمد الحسینی کے ہاتھ پر
ایک ہندو خاندان کا قبول اسلام

کراچی: پچھلے دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ حضرت مولانا منظور احمد الحسینی کے ہاتھ پر ۷ افراد پر مشتمل ایک ہندو خاندان نے قبول اسلام کیا۔ جس میں ۴ مرد، ۲ عورتیں اور ایک بچہ شامل تھا۔

پہلے یہ خاندان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر پرانی نمائش کراچی پہنچا وہاں سے ان کو جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن بھیجا گیا جہاں اس خاندان کے تمام افراد نے مولانا منظور احمد الحسینی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ ان افراد کے نام یہ ہیں (۱) روپا ولد پیرا (۲) باگھو ولد پیرا (۳) ویری ولد سومجی (۴) روپا ولد رودیا (۵) گوپی ولد ساما نو (۶) روپل ولد کرشن بچہ کانڈیرو ولد روپا۔

ان ساتھیوں کے نام علی الترتیب حسب ذیل رکھے گئے (۱) عبداللہ (۲) عبدالرحمن (۳) عبدالرحیم (۴) عبدالکریم (۵) عائشہ (۶) فاطمہ اور بچے کانڈیرو کا نام محمد انور رکھا گیا ہے۔

یہ خاندان چک نمبر ۴۵، گولارچی شہر ضلع بدین کے قریب کا رہنے والا ہے۔ جبکہ گواہی میں جناب ڈاکٹر شیر الدین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت کے سرکولیشن منیجر جناب مرزا محمد انور تھے۔

آخر میں ان سب کے لئے پختگی ایمان کی دعا کی گئی۔

جب اس خاندان کو دفتر ختم نبوت سے جامعہ علوم اسلامیہ لے جایا جا رہا تھا اسی دوران دفتر کی متصل بڑی سڑک شارع قائدین پر سوزوکی کی پچھلی ڈگی کھل گئی چلتی گاڑی میں سے تین سالہ بچہ کانڈیرو ولد روپا (محمد انور) اس کی والدہ روپل (گوپی) اور دو مرد سڑک پر گر پڑے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ختم نبوت کا یہ معجزہ دکھایا گیا کہ کسی کو چوٹ تک نہ لگی۔ مسلمان ہونے کے لئے جانے والا پورا ہندو خاندان حیرت زدہ رہ گیا اور اسلام کی حقانیت پہلے سے زیادہ ان کے دل میں بیٹھ گئی۔

نونہالان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

شیخوپورہ: مورخہ ۸ جون ۱۹۹۱ء سادات سہراب شرقپور روڈ زیر صدارت محترم سید امین گیلانی صاحب کالج کے طلباء کا اجلاس ہوا جس میں نونہالان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا انتخاب کیا گیا۔

سرپرست محترم سید امین گیلانی صاحب

امیر محترم شہزادہ احمد خان III ایئر۔ نائب امیر محترم چوہدری ریاست علی II ایئر۔ ناظم علی عبدالستار عاصم III

A QUESTION TO
ALL MUSLIM BRETHERN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into apostates.

Certainly your answer will be: No

But you are: Unintentionally, unknowingly

How In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to them from your deals is deposited by them in thier apostatic centre at Rabwa.

What work this centre does: It makes unwary Muslims into kafirs and apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

MARK :

- It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.
- It's your money that is letting Qadiani print their literature.
- It's your money that is abetting publication of distorted Quranise Qadiani translations.
- It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their kufr.

O SAVIORS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycot all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self styled Ahmadis.

...tify them as kafirs, apostates and dualist - infidels.

ایڈیٹر، ناظم حافظ احسان احمد ٹلا ایڈیٹر۔ فنانس سیکرٹری محترم شفقت بشیر ورک ٹلا ایڈیٹر، سیکرٹری انفارمیشن محترم صفدر علی گجر ٹلا ایڈیٹر۔

نیز یہ قرار پایا کہ ہر انگریزی ماہ کے پہلے جمعہ کو اجلاس ہوا کرے گا جس میں مرزائیت کے عنوان پر بیان کیا جائے گا۔

تبصرہ کتب

نام کتاب :— قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا۔
نام مصنف :— محمد طاہر رزاق
صفحات :— ۲۴
ملنے کا پتہ :— عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

(ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں)

ہر منظر کا پس منظر ہوا کرتا ہے اور پس منظر کو سمجھے بغیر منظر کی افادیت نگاہوں سے اوجھل رہتی ہے مرزا قادیانی کے پس منظر میں بھی یہود و فرنگ کی سازش و سوچ کارفرما ہے۔ اس سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ شعر غالباً مرزا کے بارے میں کہا گیا ہوگا۔ اور امید ہے کہ وہ اسے جہنم میں گنگناتا ہوگا

میں خیال ہوں کسی اور کا مجھے سوچتا کوئی اور ہے
مرا آئینہ میرا عکس ہے پس آئینہ کوئی اور ہے

مرزا کے پس منظر میں تھوڑا اور پیچھے چلے جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں غداری کو جو داستان میر جعفر و میر صادق سے شروع ہوتی ہے وہ جب سیالکوٹ کے ڈی سی آفس کے ایک منشی تک پہنچتی ہے تو ایک ایسے خطرناک فتنے کا روپ دھار لیتی ہے جسے قادیانیت یا اقبال کے الفاظ میں یہودیت کا چربہ کہا جاتا ہے جو سو سال گذرنے کے باوجود آج بھی ملت اسلامیہ کے لئے ناسور کی حیثیت رکھتی ہے۔

مرزا قادیانی بلاشبہ انگریز کا خود حسن انتخاب تھا زیر نظر کتابچہ پڑھ کر یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ یہ ایک مفروضہ نہیں بلکہ ایک ایسی تاریخی حقیقت ہے جس کی پشت پر تمام ممکنہ دلائل و براہین موجود ہیں اور ان کا انکار تاریخ سے انکار کے مترادف ہے۔ ان میں سب سے بڑی دلیل وہ رپورٹ ہے جسے انگریز زعمائے سر جوڑ کر خون مسلم میں حدت جہاد کو ختم کرنے کے لئے مرتب کیا تھا۔ اس رپورٹ کے الفاظ بعینہٖ اس کتابچہ میں نقل کر دیئے گئے ہیں۔ انگریز نے جس قدر محنت سے مرزا کی صورت میں مسلمانوں کے گلشن سایہ دار میں یہ شجر خاردار بویا تھا مرزا بھی اتنی ہی محنت سے مرزا عمر بھر خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا ثابت کرتا رہا۔ محترم طاہر رزاق صاحب نے ان چند صفحات میں بھار سے لئے وہ تمام حوالجات یک جا کر دیئے ہیں جن سے انکار کی جرات آج بھی مرزا کی ذریت نہیں کر سکتی۔ یہ کتابچہ جا بنے اندر بہادر کے فضائل بھی سمیٹے ہوئے ہے بڑی بڑی ضخیم کتب تاریخی کے مطالعہ سے بے نیاز کر دے گا۔

اسے پڑھئے اور اس کے پیغام کو پھیلا کر ان لوگوں میں شامل ہو جائیے جنہیں کل قیامت کے دن نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم۔ انشاء اللہ۔

بقیہ:۔ قادیانیوں کو احمدی کہنا کفر ہے

جیسا بحوالہ تفسیرات معتبرہ بیان ہو چکا۔ صرف صفاتی ناموں کے ساتھ بیان اور ذکر ہونے سے علمیت سے خارج نہ ہوں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ صفت موصوف یعنی ذات کے تابع ہوتی ہے۔ لہٰذا بطور تعارف ذات کے پہلے دونوں علم بطور موصوف کے ذکر فرمائے اسی لئے ان کا ترجمہ بھی نہیں فرمایا۔ تو جب ذات بحیثیت ذات کے خوب متعارف ہو چکی تو پھر اس کی صفات کا تذکرہ فرمایا۔ چنانچہ قرآن مجید میں اس کی بے شمار تائیدات موجود ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین۔ پہلے علم باسم ذات کا ذکر فرمایا پھر اس کی صفات رب، رحمٰن، رحیم، مالک کا تذکرہ فرمایا۔ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم نیز ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم، وغیرہ۔ کیا جناب کہہ سکتے ہیں کہ لفظ اللہ بھی ذات واجب الوجود کا ذاتی نہیں صفاتی نام ہے کیونکہ یہ صفاتی ناموں کے ساتھ ذکر ہوا ہے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

کیا کوئی ذی ہوش انسان کہہ سکتا ہے کہ چونکہ لفظ اللہ بھی صفاتی ناموں کے ساتھ مذکور ہوا ہے لہٰذا یہ بھی ذاتی نہیں صفاتی ہے۔ مزید دیکھئے قل ادعوا اللہ اوادعوا الرحمٰن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی۔ قل ھو اللہ احد۔

ویسے بھی آپ کے یہ دونوں ذاتی نام عین حقیقت کے مطابق ہیں گویا آپ اسم با مسمیٰ ہیں کیونکہ آپ ہی محمد (جس کی سب سے زیادہ تعریف کی جائے) اور آپ ہی احمد (جو سب سے زیادہ تعریف والا ہو) ہیں دوسرا کوئی نہ ہوا نہ ہوگا۔

جیسے محمد علم ذاتی ہے ایسے ہی احمد بھی علم ذات ہے۔ کیونکہ بلا لام تعریف ذکر ہوئے ہیں۔ نیز احمد تو غیر منصرف ذکر ہوا ہے بوجہ علمیت اور وزن فعل کے۔ اور باقی جزوں معرف باللام ذکر فرمائے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ کیسی واضح اور دو ٹوک دلیل ہے

مرزا صاحب کی شہادت:

(۱) مرزا صاحب اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نام تھے ایک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۲۶، ج ۱۵)

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ فان اللہ سماہ محمد وانا احمد بہا عیسیٰ ولا یکیماً (صفحہ ۱۰۸، ج ۱۸) و (صفحہ ۱۰۹، ج ۱۸)۔

باقی آئندہ

بقیہ:۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کی شرعی حیثیت

یا اللہ ہم کو اپنی اور اپنے رسول پاک ﷺ کی کامل اطاعت و فرمانبرداری نصیب فرما اور ظاہراً و باطناً و حالاً و قالاً شریعت مطہرہ کی پابندی عطا فرما۔

یا اللہ آپ کے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو آپ کے تمام احکام کو صاف صاف امت تک پہنچا دیا مگر ہم نے احکام الٰہیہ سے اعراض کر کے اپنی جانوں پر بڑا ظلم کیا ہے۔ یا اللہ ہمارے اس جرم عظیم کو اپنی رحمت سے معاف فرما دے اور گذشتہ پر توبہ اور تلافی کی توفیق عطا فرما دے اور آئندہ کے لیے ہر معاملہ میں اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

FOCUS ON

K.M. Salim
Rawalpindi

QADIANIS

These
SELF STYLED AHMADIS
Are
DUALIST-INFIDELS

This Write-up is Dedicated

To the glory of those lucky souls who are
In search of truth and righteousness, and

To the wisdom of those competent men, who
Distinguish between right an wrong, and

To the prowess of those, who brush away
The fake and take to the truth, and

To the courage of those who stop at none
Once truth has manifested itself in full

Mirza Ghulam Ahmad Qadiani suffered acutely from Melancholia and Hyster-malaise and host of other diseases.

1. From : Biaz Noor ud Din, P-212 V-10.
   " Some patient of Melancholia thinks: I am king; some thinks: I am God; some thinks: I am prophet."

2. From: article written by Doctor Shah Nawaz Sahib Qadiani, reproduced in Magzine, ' Review Of Religions' Qadian, August 1926 P-11.
   " This disease, having once occured in the family, was bound to penetrate into the next off-spring. Therefore, hazrat Khalifat ulMasih, Thani, Mian Mahmood Ahmad Sahib told me that occassionally he also got an attack of Hyster[illegible]

3. From : article written in Magzine 'Review Of Religions' Qadian. May 1927, P-26.
   " The cause of all his troubles such as vertigo, headache, sleeplessness, heart cramps, indigestion, diarrhoea, excessive urination and hyster-malaise was only one and that was his (ie Mirza's) weakness of nerves."

4. From : Seerat ul Mahdi Part-2 P-55 written by Bashir Ahmad Qadiani, son of Mirza Ghulam Ahmad:
   " Signs of nervous disorders developed in him (ie Mirza) only as a result of his diligent mental work and day and night preoccupations in literary compositions. These are often seen in patients of Hysteria and Melancholia also."

(مالیخولیا اور سوداوی ہسٹیریا)

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

جنت میں گھر بنائیے

ارشادِ نبوی ؐ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے۔"

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں
الحدیث

پرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)"

خستہ حالی اور بوسیدہ ہو جانے کی وجہ سے شہید کر دی گئی ہے اور اب اس کی از سر نو تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اہل خیر حضرات [illegible] دل و جان سے حصہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایہ تکمیل [illegible]۔ اس وقت نقد رقم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ: واضح رہے کہ دفتر ختم نبوت پرانی نمائش کی مسجد میں واقع ہے

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر [illegible]

اکاؤنٹ نمبر 424 الائیڈ بینک سولجر بازار برانچ